سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

منگل، 23۔اکتوبر 2018

(یوم الثلاثہ، 13۔صفر المظفر 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: تیسرا اجلاس

جلد 3 : شمارہ: 4

113

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 23-اکتوبر 2018

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

"سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 پر عام بحث"

115

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تیسرا اجلاس

منگل، 23-اکتوبر 2018

(یوم الثلاثہ، 13- صفر المظفر 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 57 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِO

اَلۡحَمۡدُ
لِلّٰهِ الَّذِىۡ وَهَبَ لِىۡ عَلَى الۡـكِبَرِ اِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ‌ ؕ اِنَّ رَبِّىۡ لَسَمِيۡعُ
الدُّعَآءِ ﴿٣٩﴾ رَبِّ اجۡعَلۡنِىۡ مُقِيۡمَ الصَّلٰوةِ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ‌ ‌ۖ رَبَّنَا
وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ ﴿٤٠﴾ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِىۡ وَلِـوَالِدَىَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ يَوۡمَ
يَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ﴿٤١﴾

سورة إبِراهيم آيات 39 تا 41

اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ کو بڑی عمر میں اسماعیل اور اسحاق بخشے۔ بے شک میرا پروردگار دُعا سننے والا ہے (39) اے پروردگار مجھ کو (ایسی توفیق عنایت) کر کہ نماز پڑھتا رہوں اور میری اولاد کو بھی (یہ توفیق بخش) اے پروردگار میری دعا قبول فرما (40) اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن میری اور میرے ماں باپ کی اور مومنوں کی مغفرت کیجیو (41)

وما علینا الا البلاغO

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضورؐ میری تو ساری بہار آپ سے ہے
میں بے قرار تھا میرا قرار آپ سے ہے
میری تو ہستی ہی کیا ہے میرے غریب نواز
جو مل رہا ہے مجھے سارا پیار آپ سے ہے
سیاہ کار ہوں آقا بڑی ندامت ہے
قسم خدا کی یہ میرا وقار آپ سے ہے
کہاں وہ ارض مدینہ کہاں میری ہستی
یہ حاضری کا سبب بار بار آپ سے ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایوان میں کوئی نو منتخب ممبران حلف لینے کے لئے موجود ہیں؟ کوئی نہیں۔

تعزیت

ڈیرہ غازی خان میں غازی گھاٹ کے پُل پر بسوں کے حادثہ میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت

میاں شفیع محمد: جناب سپیکر! ڈیرہ غازی خان میں غازی گھاٹ کے پُل پر دو بسوں کا حادثہ ہوا ہے جس میں 21 لوگ شہید ہوئے ہیں۔ میری استدعا ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ڈیرہ غازی خان میں غازی گھاٹ کے پُل پر پیش آنے والے حادثہ میں شہید ہونے والوں کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

تحریک

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! سپیشل کمیٹی کی تحریک پیش کریں۔

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 187 کے تحت سپیشل کمیٹی کی تشکیل

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> رولز آف پروسیجر 1997 کے رول 187 کے تحت جناب ساجد احمد خان کی تحریک استحقاق اور دیگر کسی معاملے پر غور و خوض اور سفارشات پیش کرنے کے لئے درج ذیل ممبران اسمبلی پر مشتمل ایک سپیشل کمیٹی تشکیل دی جائے۔

1.	راجہ یاور کمال خان	پی پی-25
2.	سید یاور عباس بخاری	پی پی-1
3.	جناب محمد لطاسب ستّی	پی پی-6

.4	جناب ساجد احمد خان	پی پی-67
.5	جناب علی اختر	پی پی-99
.6	جناب محمد رضوان	پی پی-41
.7	جناب محمد اشرف خان رند	پی پی-279
.8	جناب محمد رضا حسین بخاری	پی پی-274
.9	جناب عمر فاروق	پی پی-106
.10	سردار فاروق امان اللہ دریشک	پی پی-295
.11	محترمہ ذکیہ خان	ڈبلیو-331
.12	جناب مظفر علی شیخ	پی پی-70

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

رولز آف پروسیجر 1997 کے رول 187 کے تحت جناب ساجد احمد خان کی تحریک استحقاق اور دیگر کسی معاملے پر غور و خوض اور سفارشات پیش کرنے کے لئے درج ذیل ممبران اسمبلی پر مشتمل ایک سپیشل کمیٹی تشکیل دی جائے۔

.1	راجہ یاور کمال خان	پی پی-25
.2	سید یاور عباس بخاری	پی پی-1
.3	جناب محمد لطاسب ستّی	پی پی-6
.4	جناب ساجد احمد خان	پی پی-67
.5	جناب علی اختر	پی پی-99
.6	جناب محمد رضوان	پی پی-41
.7	جناب محمد اشرف خان رند	پی پی-279
.8	جناب محمد رضا حسین بخاری	پی پی-274
.9	جناب عمر فاروق	پی پی-106
.10	سردار فاروق امان اللہ دریشک	پی پی-295
.11	محترمہ ذکیہ خان	ڈبلیو-331
.12	جناب مظفر علی شیخ	پی پی-70

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

رولز آف پروسیجر 1997 کے رول 187 کے تحت جناب ساجد احمد خان کی تحریک استحقاق اور دیگر کسی معاملے پر غور و خوض اور سفارشات پیش کرنے کے لئے درج ذیل ممبران اسمبلی پر مشتمل ایک سپیشل کمیٹی تشکیل دی جائے۔

.1	راجہ یاور کمال خان	پی پی-25
.2	سید یاور عباس بخاری	پی پی-1
.3	جناب محمد لطاسب ستّی	پی پی-6
.4	جناب ساجد احمد خان	پی پی-67
.5	جناب علی اختر	پی پی-99
.6	جناب محمد رضوان	پی پی-41
.7	جناب محمد اشرف خان رند	پی پی-279
.8	جناب محمد رضا حسین بخاری	پی پی-274
.9	جناب عمر فاروق	پی پی-106
.10	سردار فاروق امان اللہ دریشک	پی پی-295
.11	محترمہ ذکیہ خان	ڈبلیو-331
.12	جناب مظفر علی شیخ	پی پی-70

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب اور وزیر پراسیکیوشن چودھری ظہیر الدین کی طرف سے رولز معطل کرنے کی تحریک آئی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول 234 کے تحت رول 137، 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے پاک افواج کے خلاف

پاکستان مسلم لیگ (ن) کے راہنما نہال ہاشمی کے بیان کی مذمت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول 234 کے تحت رول 137، 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے پاک افواج کے خلاف پاکستان مسلم لیگ (ن) کے راہنما نہال ہاشمی کے بیان کی مذمت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول 234 کے تحت رول 137، 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے پاک افواج کے خلاف پاکستان مسلم لیگ (ن) کے راہنما نہال ہاشمی کے بیان کی مذمت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین قرارداد کے signatory ہیں لہٰذا وہ پیش کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین آپ قرارداد پیش کریں۔

پاکستان مسلم لیگ (ن) کے راہنما جناب نہال ہاشمی کی جانب سے افواج پاکستان کے خلاف حالیہ بیان کی پُرزور مذمت

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان پاکستان مسلم لیگ (ن) کے راہنما نہال ہاشمی کی جانب سے پاک افواج کے خلاف حالیہ بیان کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ نہال ہاشمی نے اپنی قیادت کی ترجمانی کرتے ہوئے پاک افواج کی

قربانیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کے کردار کو متنازعہ بنانے کی مکروہ کوشش کی ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ پوری قوم کو اپنی بہادر افواج پر فخر ہے جن کی قربانیوں کی بدولت سارا پاکستان امن اور چین کی نیند سوتا ہے۔ یہ ایوان اپنی افواج اور سکیورٹی کے دیگر اداروں کو یقین دلاتا ہے کہ پوری قوم ان پر پورا اعتماد کرتی ہے۔

نہال ہاشمی کے اس بیان سے پوری قوم کی دل آزاری ہوئی ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ نہال ہاشمی کے خلاف بغاوت کا مقدمہ درج کیا جائے اور انہیں نشان عبرت بنایا جائے۔"

مشیر برائے وزیر اعلیٰ (جناب عبدالحئی دستی): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ مہربانی کر کے اس قرارداد میں ان الفاظ کا اضافہ کر لیا جائے کہ "ان کا ذہنی معائنہ بھی کروایا جائے"

جناب سپیکر: عبدالحئی دستی صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان پاکستان مسلم لیگ (ن) کے راہنما نہال ہاشمی کی جانب سے پاک افواج کے خلاف حالیہ بیان کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ نہال ہاشمی نے اپنی قیادت کی ترجمانی کرتے ہوئے پاک افواج کی قربانیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کے کردار کو متنازعہ بنانے کی مکروہ کوشش کی ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ پوری قوم کو اپنی بہادر افواج پر فخر ہے جن کی قربانیوں کی بدولت سارا پاکستان امن اور چین کی نیند سوتا ہے۔ یہ ایوان اپنی افواج اور سکیورٹی کے دیگر اداروں کو یقین دلاتا ہے کہ پوری قوم ان پر پورا اعتماد کرتی ہے۔

نہال ہاشمی کے اس بیان سے پوری قوم کی دل آزاری ہوئی ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ نہال ہاشمی کے خلاف بغاوت کا مقدمہ درج کیا جائے اور انہیں نشان عبرت بنایا جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان پاکستان مسلم لیگ(ن) کے راہنما نہال ہاشمی کی جانب سے پاک افواج کے خلاف حالیہ بیان کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ نہال ہاشمی نے اپنی قیادت کی ترجمانی کرتے ہوئے پاک افواج کی قربانیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کے کردار کو متنازعہ بنانے کی مکروہ کوشش کی ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ پوری قوم کو اپنی بہادر افواج پر فخر ہے جن کی قربانیوں کی بدولت سارا پاکستان امن اور چین کی نیند سوتا ہے۔ یہ ایوان اپنی افواج اور سکیورٹی کے دیگر اداروں کو یقین دلاتا ہے کہ پوری قوم ان پر پورا اعتماد کرتی ہے۔

نہال ہاشمی کے اس بیان سے پوری قوم کی دل آزاری ہوئی ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ نہال ہاشمی کے خلاف بغاوت کا مقدمہ درج کیا جائے اور انہیں نشان عبرت بنایا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 پر عام بحث

جناب سپیکر: اب سالانہ بجٹ 19-2018 پر بحث کا آغاز کیا جاتا ہے۔ آج سب سے پہلے محترمہ شاہدہ احمد بات کریں گی۔

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں معزز وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کروں گی کہ جنہوں نے محدود وسائل کے باوجود ایک بہترین بجٹ پیش کیا۔ میں کسی بھی محکمہ یعنی تعلیم یا صحت پر بات نہیں کروں گی کیونکہ مجھے علم ہے کہ وسائل بہت محدود تھے۔ میری رہائش حلقہ این اے-159 میں ہے اس حلقہ میں کوئی سکول اپ گریڈ

ہوا اور نہ ہی ترقیاتی کام ہوئے ہیں لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ اگلے سال کے بجٹ میں یہ حلقہ انشاء اللہ تعالیٰ cover ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! میں women welfare کی بات کرتے ہوئے ان خواتین کو بالکل فراموش نہیں کر سکتی جو کہ کھیتوں میں کام کرتی ہیں۔ ہم نے working women کے لئے ہاسٹل اور ڈے کیئر سنٹرز بنائے ہیں۔ ہم نے وہاڑی، لودھراں اور بہاولپور میں خواتین کے لئے ہاسٹل اور ڈے کیئر سنٹرز بنائے ہیں کیونکہ وہاں پر ان کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ پاکستان تحریک انصاف جو کہ گراس روٹ لیول کی بات کرتی ہے اس نے ان خواتین کو کیسے ignore کر دیا جو کہ کھیتوں میں کام کرتی ہیں؟ ہماری خواتین کپاس کی چُنائی کرتی ہیں، ہماری خواتین گندم کی کٹائی کرتی ہیں، اس کی گانٹھیں باندھتی ہیں، ہماری خواتین مکئی کی کاشت کرتی ہیں، ہماری خواتین سڑک کی تعمیر کے لئے سڑک پر روڑی ڈالتی ہیں اور بعض خواتین تو مردوں سے بھی زیادہ کام کرتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں یورپ کی بات نہیں کروں گی بلکہ میں انڈیا کی بات کروں گی کیونکہ انڈیا میں بھی Women Welfare and Child Development Department کی وزارت ہے۔ اس وزارت میں ان خواتین کو رجسٹرڈ کیا جاتا ہے جن کا ذکر میں پہلے کر چکی ہوں۔ ان رجسٹرڈ شُدہ خواتین کو hundred days per year کے حساب سے کام دینا حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے یعنی حکومت ان خواتین کو ایک سال میں سو دنوں کا کام مہیا کرتی ہے۔ جب حکومت کو کسی حلقہ میں کوئی بھی ترقیاتی کام کرنا مقصود ہوتا ہے تو ان رجسٹرڈ شدہ خواتین کو اس کام کے لئے بُلایا جاتا ہے۔ ان خواتین کو Credit Cards issue کئے جاتے ہیں جن کے ذریعے وہ تین لاکھ روپے تک قرض لے سکتی ہیں اور یہ قرض انہیں بہت کم شرح سُود کے حساب سے repay کرنا ہوتا ہے۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر! میں ان خواتین کی بات کر رہی تھی جو کہ کھیتوں میں کام کرتی ہیں یا نچلے طبقہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ میں بار بار اپنی جماعت سے درخواست کروں گی کہ ان خواتین کی طرف بھی توجہ دی جائے۔ میں ان خواتین کی آواز بنوں گی جن کو پہلے ignore کیا جاتا رہا ہے۔ ہماری جماعت انشاء اللہ تعالیٰ ان کو ignore نہیں کرے گی۔ مجھے پاکستان تحریک انصاف سے امید ہے کہ وہ ان نچلے طبقہ کی تمام خواتین کی مدد کرے گی۔ ترقی خواتین کی وزیر صاحبہ اس وقت ایوان میں موجود ہیں تو میں ان سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ ان خواتین کی طرف ضرور توجہ دیں اور بجٹ میں ایسی

سکیمیں شامل کی جائیں کہ جن سے ان خواتین کو فائدہ پہنچ سکے۔ان خواتین کو رجسٹرڈ کریں اور ان کے لئے کریڈٹ کارڈ جاری کئے جائیں۔

جناب سپیکر! میں امید کرتی ہوں کہ ہماری پارٹی تحریک انصاف ان خواتین کو کبھی بھی فراموش نہیں کرے گی۔ میری عاجزانہ درخواست ہے کہ ان خواتین کے لئے بجٹ میں پیسے مختص کریں اور ان کی بہبود کے لئے بہتر انتظامات کئے جائیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب جناب نذیر احمد چوہان بات کریں گے۔

جناب نذیر احمد چوہان: **الصلاۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک و اصحابک یا حبیب اللہ،حبیبنا و حبیب رب العالمین،سید المرسلین**،لاکھوں کروڑوں درود و سلام ہمارے نبی کریمؐ اور اُن کی آل پر۔

جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے آج اسمبلی میں بجٹ پر اظہار خیال کا موقع دیا ہے۔ میں سب سے پہلے حزب اختلاف کے حوالے سے دو تین باتیں عرض کرنی چاہوں گا۔16-اکتوبر 2018 کا دن اس ایوان کے اندر بہت ہی افسوسناک گزرا ہے۔ جب سے یہ ملک پاکستان آزاد ہوا ہے تو یہاں پر ایک ہی حکمران ٹولے نے حکومت کی ہے۔ یہ لوگ کہتے تھے کہ یہ ہمارے آباؤاجداد کا ملک ہے اور وہ اس پر حکمرانی کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ یہ کبھی اپوزیشن میں نہیں رہے۔یہ کریڈٹ میرے لیڈر وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان کو جاتا ہے۔ جس نے اپنی زندگی کے 22 سالوں کی جدوجہد سے اس ملک میں تبدیلی لائی اور ایک نئے پاکستان کی بنیاد رکھی۔ یہ لوگ اپوزیشن نہیں کر سکتے اور کل آپ نے ایک بڑی خوبصورت بات کی ہے کہ ابھی ان کے لئے training کی ضرورت ہے تو training ہمیشہ انہی چیزوں سے ہوتی ہے جب وہ اپنے عوام میں بیٹھ کر الیکشن لڑتے ہوں تو میں یہاں پر حزب اختلاف کو بھی بڑا clear message دینا چاہوں گا کہ وہ اپنی grooming کر کے یہاں پر آئیں۔ آپ نے اس ملک کے لئے جو کچھ کیا وہ عوام نے دیکھا لیکن انشاء اللہ وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان اور پاکستان تحریک انصاف کی حکومت یہ ثابت کرے گی کہ حقیقی معنوں میں یہی جمہوری حکومت تھی اور اسی حکومت کو اپنے عوام کے مسائل کا احساس تھا اور وہ اپنے عوامی مسائل کے حل کے لئے اسمبلی میں پہنچے۔

جناب سپیکر! وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت، جواں بھی ہیں اور ماشاء اللہ انہوں نے پاکستان تحریک انصاف کی طرف سے پنجاب اسمبلی میں پہلا بجٹ پیش کیا ہے اس پر میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ یہ بہت مثالی بجٹ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے پاس وسائل بہت کم ہیں کیونکہ پچھلے 70 سالوں میں لٹیروں نے اس ملک کو لوٹا ہے تو ہمیں اُس طرح کے وسائل نہیں ملے لیکن پھر بھی۔۔۔

یقین محکم، عمل پیہم، محبت فاتحِ عالم
جہادِ زندگانی میں یہ ہیں مردوں کی شمشیریں

جناب سپیکر! میرا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور آقا کے صدقے اس ملک میں جتنے عوامی مسائل ہیں پاکستان تحریک انصاف اُن مسائل کو حل کرنے کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کرے گی۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے صحت کی بات کرتے ہوئے میں یہ بتانا چاہوں گا کہ سابقہ حکومت نے 18-2017 میں 263۔ارب روپے کا جو بجٹ رکھا اُس میں اگر آپ دیکھیں تو پچھلے کئی ادوار میں انہی کی حکومت رہی لیکن بدقسمتی سے پچھلے 70 سالوں میں ان کی حکومت کوئی ہسپتال نہیں بنا سکی بلکہ عوام کا پیسا ہمیشہ غلط جگہ پر استعمال کیا جاتا رہا اور ہماری مائیں، ہماری بہنیں اور ہماری بیٹیاں basic necessities of life سے اپنی زندگی میں محروم رہیں۔ اگر آپ غور کریں تو آج سے پہلے اور پاکستان بننے سے پہلے بھی پتا چلتا ہے کہ سر گنگارام ہسپتال موجود ہے، میو ہسپتال موجود ہے، جناح ہسپتال موجود ہے، لیڈی ولنگڈن ہسپتال موجود ہے، گلاب دیوی ہسپتال موجود ہے۔ یہ ہسپتال اس لئے موجود ہیں کہ ان ہسپتالوں کو بنانے والے چاہے غیر مسلم تھے لیکن اُن میں اپنے لوگوں کے لئے درد اور محبت تھی اسی وجہ سے اُنہی کے ناموں سے وہ ہسپتال چل رہے ہیں۔ اِنہوں نے صرف ایک ہسپتال بنایا ہے اور وہ بھی اپنے کاروبار کے لئے بنایا ہے جس کا نام اتفاق ہسپتال رکھا کیونکہ یہ ہسپتال اتفاق انڈسٹریز سے بنایا گیا اور آج بھی اتفاق ہسپتال میں سب سے مہنگا علاج ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ہی قابل شرم بات ہے کہ پچھلے ادوار میں پرانے ہسپتالوں کے علاوہ کوئی نیا ہسپتال نہیں بنایا گیا لیکن پاکستان تحریک انصاف کی حکومت اور میرے قائد جناب عمران خان صحت کے حوالے سے خود focus کر رہے ہیں اور انشاء اللہ ہم بہتر سے بہتر ہسپتال بھی بنائیں گے جن سے ہماری عوام کی صحت بہتر ہو گی۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر صاف پانی کے حوالے سے بھی بات کرنا چاہوں گا۔ مجھے بہت زیادہ دُکھ اور تکلیف سے کہنا پڑتا ہے کہ سابقا حکومت نے 17-2016 کے بجٹ میں صاف پانی کے لئے 30۔ارب روپیہ رکھا، اُس کے بعد 18-2017 کے بجٹ میں صاف پانی کے لئے 25۔ارب روپیہ رکھا لیکن ہمارے اس بجٹ میں صاف پانی کے لئے 20۔ارب 50 کروڑ روپیہ رکھا گیا۔ پچھلی حکومتوں نے صاف پانی کے لئے جو اربوں روپیہ رکھا تھا وہ پیسے کدھر گئے؟ وزیر متعلقہ یہاں پر تشریف فرما ہیں تو میں بتاتا چلوں کہ میرے حلقے میں 65 فیصد لوگ ہیپاٹائٹس سی کے مریض ہیں اور میں یہ بات لاہور کے حلقے کی کر رہا ہوں۔ ٹاؤن شپ، گرین ٹاؤن، باگڑیاں وغیرہ یہ وہ حلقہ ہے جہاں پر غریب لوگ رہتے ہیں اور وہاں پر صاف پانی بالکل میسر نہیں ہے کیونکہ سیوریج کے پرانے پائپ پانی کے ساتھ مل چکے ہیں جس کی وجہ سے غریب لوگ گندا پانی پینے پر مجبور ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ پینے کے صاف پانی پر proper focus کیا جائے اور اگر ہو سکے تو اس 20۔ارب 50 کروڑ روپے کا جو بجٹ رکھا گیا ہے اس کو بڑھایا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ عوام کو صاف پانی مہیا کیا جا سکے۔

جناب سپیکر! میں نظام تعلیم کے حوالے سے یہ رائے دینا چاہوں گا کہ نئے پاکستان کے اندر جتنے پرائیویٹ سکول، کالج اور یونیورسٹیاں ہیں انہیں حکومت کے under آنا چاہئے کیونکہ ہم نے وعدہ کیا تھا کہ "دو نہیں، ایک پاکستان۔" پچھلے 70 سالوں کے دوران جن اداروں کے نام کے ساتھ پاکستان کا لفظ لکھا تھا اُنہیں تباہ کر دیا گیا اور صرف اُن اداروں کو promote کیا گیا جن کے نام کے ساتھ پاکستان کا لفظ نہیں لکھا ہوتا تھا۔

جناب سپیکر! نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام کے تحت ہم جو نئے گھر بنانے جا رہے ہیں تو وزیر ہاؤسنگ کے لئے میری ایک تجویز ہے کہ ہمارے اپنے حلقوں میں ایل ڈی اے، واسا، ٹیپا اور پی ایچ اے کی زمینیں پڑی ہیں اُنہی زمینوں پر غریب لوگوں کو گھر بنا کر دے دیئے جائیں، نہ کہ وہ گھر ایسے rural areas میں بنا دیئے جائیں جہاں لوگ جا کر بس نہ سکیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جی، جناب عمر فاروق!

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (جناب عمر فاروق):

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo
بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

جناب سپیکر اور معزز ممبران اسمبلی! السلام علیکم۔ مجھے یہ کہتے ہوئے بڑا فخر محسوس ہو رہا ہے کہ موجودہ بجٹ نہ صرف عوامی اُمنگوں کی ترجمانی ہے بلکہ میرے قائد عمران خان کے وژن کی عکاسی بھی کر رہا ہے۔ موجودہ بجٹ ایک شاندار اور بہترین بجٹ ہے جس میں صحت اور تعلیم کے فروغ کے لئے جتنا خاص خیال رکھا گیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ تاریخ شاہد ہے جو قوم صحت اور تعلیم پر بھرپور توجہ دیتی ہے وہی قوم شاہراہِ ترقی پر گامزن ہوتی ہے۔ ان مشکل ترین حالات میں ایسا شاندار بجٹ پیش کرنا ہی پی ٹی آئی کی حکومت کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

جناب سپیکر! میں حزب اختلاف کو کچھ بتانا چاہتا ہوں اور میں کافی دنوں سے انتظار کر رہا تھا کہ حزب اختلاف بھی اس ایوان میں آئے۔ جناب عمران خان ایک سچا اور کھرا انسان ہے تمہاری طرح راہزن نہیں۔ پوری قوم تمہاری شعبدہ بازی کی وجہ سے تمہاری جان کو رو رہی ہے اور اوپر سے یہ کہتے ہیں کہ جناب عمران خان نے آتے ہی مہنگائی کر دی۔ او بھائی! کچھ تو شرم کرو، تمہارے کرتوتوں کی وجہ سے پوری قوم اس نوبت کو پہنچی ہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی بہادری اور ہمت کا مظاہرہ کیا، اتنے ہنگامے اور شور شرابے میں اُن کی زبان میں کوئی لغزش نہ آئی۔ شاباش مخدوم ہاشم جواں بخت۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر میں جناب پرویز الٰہی بطور سپیکر پنجاب اسمبلی کی ہمت اور صبر و تحمل کو داد دوں گا جنہوں نے حزب اختلاف کے ناروا روّیے کے باوجود اور ممبران حزب اختلاف کی بے ہودہ نعرے بازی پر کوئی سخت ایکشن نہیں لیا۔ مجھے یہاں پر یہ بات کرنے کی اجازت بھی دیں جناب محمد حمزہ شہباز شریف! یہ وہی جناب پرویز الٰہی ہیں جو 2002 سے 2007 کے دوران اخلاقی رواداری کا پاس کرتے ہوئے آپ کو protection دیا کرتے تھے۔ جناب محمد حمزہ شہباز شریف! آپ کو بتادوں جناب پرویز الٰہی خاندانی اور وضع دار انسان ہیں اور آپ اپنا روّیہ دیکھیں؟

جناب سپیکر! آپ جناب پرویز الٰہی کے بارے میں جو زبان استعمال کر رہے ہیں، آپ نے اسمبلی کے اندر جو ہنگامہ کیا، کرسیاں اور میز توڑے یہ اسمبلی کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا ہے کہ یہاں کرسیاں، میز اور بنچ توڑ دیئے گئے ہیں۔ کیا یہ جمہوریت کا حسن ہے؟

جناب سپیکر!جب تک ہم ہیں ان اپوزیشن والوں میں جرأت نہیں کہ آپ کو ہاتھ لگائیں۔ عوام کا ستر سال سے استحصال ہو رہا ہے۔ میں اس خطے سے تعلق رکھتا ہوں جہاں کسان اپنی زمینوں کے لئے پانی کی بوند بوند کو ترس رہے ہیں۔ غریب عوام کا علاج کرانا تو دور کی بات ان کو علاج کرانے کے لئے سہولیات تک میسر نہیں ہیں۔ آج بھی بچوں اور بچیوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے اچھے سکول میسر نہیں ہیں۔ ہمارے نوجوانوں کو صحت مند سرگرمیوں کے لئے کھیلنے کے میدان میسر نہیں ہیں جس کی وجہ سے وہ اپنی توانائیوں کا غلط استعمال کر رہے ہیں اور نشے کے عادی ہوتے جا رہے ہیں۔ کیا یہ لمحہ فکریہ نہیں ہے، کیا انہیں اپنے احساس محرومی کو ختم کرنے کا کوئی حق نہیں ہے تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟

جناب سپیکر!میں بحیثیت پاکستانی شہری یہ سمجھتا ہوں کہ اس کے ذمہ دار وہی لوگ ہیں جو چالیس سال سے وقفے وقفے سے اور پچھلے دس سال سے حکومت پر قابض تھے۔ میں اس معزز ایوان میں نیا ممبر ہوں۔ میں نے پہلی دفعہ آزاد الیکشن لڑا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے عزت دی۔ آج میں اپنے حلقہ پی پی-106 جو تقریباً پانچ لاکھ آبادی پر مشتمل ہے اس کی نمائندگی کر رہا ہوں۔ میں نے ہمیشہ حق اور سچ کی بات کی ہے۔ جناب عمران خان ایک سچا، کھرا اور پاکستانی عوام کے لئے درد دل رکھنے والا وہ عظیم لیڈر ہے جسے دیکھ کر میں نے پاکستان تحریک انصاف join کی ہے۔

جناب سپیکر!ہمیں یہ سسکتی زندگی نہیں چاہئے اور ہمیں یہ احساس محرومی نہیں چاہئے۔ آپ کی حکومت نے جو کام کئے تھے وہ آج بھی یاد کئے جا رہے ہیں۔ آپ نے جب حکومت چھوڑی تو اس وقت صوبہ پنجاب کہاں پر تھا اس کا surplus 100 بلین سے اوپر تھا لیکن آج صوبہ مقروض ہے اس کے ذمہ دار وہی لوگ ہیں جو آج باہر احتجاج کر رہے ہیں کیونکہ ان کے زخم بہت ہرے ہیں۔ انہوں نے kingdom چلایا ہے اور ہمیں غلام بنایا لیکن آج کا پاکستان علامہ اقبال کے خواب کی تعبیر بننے جا رہا ہے۔ یہاں کوئی بادشاہ نہیں ہے اور کوئی غلام نہیں ہے سب برابر ہیں۔

جناب سپیکر!میں نے اپنے حلقہ پی پی-106 کی محرومیوں کا احساس ختم کرنا ہے۔ مجھے اپنے علاقہ کے کسانوں کو خوشحال کرنا ہے۔ مجھے اپنے علاقہ کے طلباء وطالبات کے سکول بنانے ہیں۔ مجھے اپنے علاقہ کے نوجوانوں کے لئے کھیلوں کے میدان بنانے ہیں۔ مجھے صحت کی سہولیات مہیا کرنی ہیں اور نوجوانوں کے روزگار کا بندوبست کرنا ہے اور ڈجکوٹ ایم سی کو تحصیل بنانا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک مزدور کا بیٹا ہوں اور عام پاکستانی ہوں جو دیار غیر سے اپنا کاروبار چھوڑ کر یہاں اس امید سے آیا ہوں کہ جناب عمران خان کے وژن کے مطابق ہم سب ایم پی ایز اور ایم این ایز مل کر محنت اور ایمانداری سے اپنے لیڈر عمران خان کی قیادت میں پاکستان کو ترقی پر گامزن کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ جناب عمران خان زندہ باد۔ پاکستان پائندہ باد۔

جناب سپیکر! میں آخری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری خواہش ہونی چاہئے کہ جب ہم دنیا سے جائیں تو لوگ 1122، 115 عبدالستار ایدھی، ڈاکٹر عبدالقدیر اور اسلامی کانفرنس کو یاد کر کے نہ روئیں بلکہ جب دوبارہ ووٹ لینے جائیں تو ووٹر مرحبا مرحبا اور آمین ثم آمین کہیں۔ ہمیں کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب محمد معاویہ!

جناب محمد معاویہ:

الحمدللہ رب العالمینo

وصلوۃ والسلام علی آلہ و اصحابہ اجمعینo اما بعدo

جناب سپیکر! میں کوشش کروں گا کہ میں ایجنڈے پر ہی بات کروں لیکن پہلے جو ناخوشگوار واقعہ ہوا ہے اس کی مذمت کرنا میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کے ہر ممبر کی اخلاقی ذمہ داری ہے۔ میں پاکستان راہ حق پارٹی کی طرف سے 16-اکتوبر 2018 کو اس ایوان میں ہونے والے افسوسناک واقعہ کی مذمت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت اور جناب حامد یعقوب شیخ اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد اور خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے قلیل وقت میں اپنی بھرپور کوششوں سے بجٹ پیش کر کے جمہوری عمل کے تسلسل کو آگے بڑھایا، ہماری راہنمائی کی اور مدد فرمائی۔

جناب سپیکر! یہ جمہوریت کا حسن ہے کہ عوام جن کو mandate دیتے ہیں وہ ایوان میں پہنچ کر عوام کے ٹیکس کے ذریعے حاصل ہونے والے پیسے سے اپنے انتخابی منشور میں درج اہداف کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور آمدن کو خرچ کرنے کے لئے بجٹ بنایا جاتا ہے۔ حکومت کا مقصد عموماً ذرائع ترجیحات کے مطابق تقسیم آمدن، خرچ میں توازن، معاشی ترقی و استحکام اور معاشرے میں عدم اطمینان کی کیفیت کو ختم کرنا ہوتا ہے۔ اس میں اپوزیشن کو چاہئے کہ وہ نیک نیتی سے صلاح ضرور دے اور حکومت کو چاہئے کہ وہ خوش دلی سے اس نیک نیتی پر مبنی صلاح کو

قبول کرے لیکن یہاں جو روّیہ اپنایا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی مذمت کے لئے جتنے بھی الفاظ دہرائے جائیں کم ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں بجٹ کی طرف آؤں گا کہ بجٹ کا مطالعہ اور حکومتی پالیسی بیانات واضح کرتے ہیں کہ یہ بجٹ paradigm shift ہے اور حکومت development paradigm کی طرف services shift ہو رہی ہے۔ انصاف کا تقاضا ہے کہ اس paradigm shift کی وجہ سے ہونے والی تبدیلیوں سے عام انسان اور معاشرے کو متاثر نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں امید کرتا ہوں کہ بجٹ بنانے والے احباب نے اس پہلو کو ضرور مدنظر رکھا ہوگا۔ اس بجٹ میں یہ ایک بہت بڑی تبدیلی ہونے جا رہی ہے جو کہ بطور خاص ہمارے معزز وزیر خزانہ نے اس کو development paradigm کی طرف ایک قدم قرار دیا ہے۔ میں اس سے سمجھتا ہوں کہ اگر بہت زیادہ توجہ نہ دی گئی تو عام انسان اور معاشرہ بہر حال متاثر ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر! معزز وزیر خزانہ نے اپنی بجٹ تقریر میں corrective budget and pro-active approach کی طرف اشارہ کیا جو کہ خوش آئند ہے۔ حکومت کے رواں مالی سال کے بجٹ کا کل حجم 2026-ارب 21 کروڑ روپے ہے جبکہ گزشتہ حجم 1970-ارب 70 کروڑ تھا۔ Paradigm shift کی وجہ سے موجودہ بجٹ میں ترقیاتی بجٹ کی مد میں 238-ارب روپے رکھے گئے ہیں جبکہ گزشتہ بجٹ میں ترقیاتی اخراجات کی مد میں 635-ارب روپے رکھے گئے تھے تو 370-ارب روپے کا فرق بہت بڑا فرق ہے۔

جناب سپیکر! یہاں اچھا ہوتا کہ اس فرق کو آہستہ آہستہ ختم کیا جاتا لیکن میں دعا گو ہوں کہ اللہ کرے اس کے بہتر اثرات مرتب ہوں اور معاشرے پر کمزور اثرات مرتب نہ ہوں۔ یہ پہلو بہتر ہے کہ تنخواہیں، پنشن اور مقامی حکومتوں کے services delivery اخراجات کے لئے 1263-ارب روپے کی رقم رکھی گئی ہے جو کہ گزشتہ بجٹ کے مقابلے میں 243-ارب روپے زیادہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ حوصلہ افزاء ہے۔

جناب سپیکر! معاشی خسارے کو پورا کرنے کے لئے 138-ارب روپے کی رقم کا مختص ہونا اچھی بات ہے اور توقع ہے کہ یہ بہت بڑی رقم بجٹ کے خسارے کو پورا کرنے کے لئے لائی جائے گی۔ ماضی میں صوابدیدی فنڈ میں یہ خسارے کے لئے رکھی جانے والی رقم استعمال ہوتی تھی۔ میں امید کروں گا کہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر! بجٹ کے خسارے کا 5.8 فیصد سے 6.6 فیصد پر آنا اور روپے کی قیمت میں 15 فیصد کی کمی باعث تشویش ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ حکومت اپنے ذرائع آمدن کو بڑھا کر اخراجات کم کرنے کے ساتھ ساتھ خُورد بُرد کو کنٹرول کر کے tax recovery کو بڑھا کر اس کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرے گی لیکن اس مقصد کے لئے حکومت کو عوام کا اعتماد حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر کسی کو تھانے میں انصاف نہیں ملے گا، اگر کسی کو سکول میں اچھی تعلیم نہیں ملے گی، اگر کسی کو ہسپتال میں بہتر علاج نہیں ملے گا تو وہ آدمی خوش دلی سے کبھی بھی ٹیکس دینے کے لئے تیار نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ جس آدمی سے اس فرسودہ نظام میں کپڑے، موبائل اور یوٹیلٹی بلوں کی مد میں ٹیکس لیا جا رہا ہے لیکن اس کو دیا کچھ نہیں جا رہا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ایسے آدمی کے ساتھ اس معاشرے میں بہت ظلم ہوا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ حکومت اس پر ضرور غور کرے گی۔

جناب سپیکر! ایک اور بہت اہم پہلو ہے کہ قومی GDP کی شرح افزائش 4.4 فیصد ہے جبکہ پنجاب کی GDP کی شرح 4.7 فیصد ہونا باعث تشویش ہے کیونکہ سالانہ قومی پیداوار میں پنجاب کا حصہ 55 فیصد ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قومی GDP سے پنجاب کی GDP دُگنی ہونی چاہئے تھی لیکن افسوس کہ ایسے اعداد و شمار ہمیں دیکھنے کو نہیں مل رہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ حکومت اس حوالے سے انقلابی اقدامات اٹھائے گی۔

جناب سپیکر! تعلیم کے لئے 373۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جو گزشتہ بجٹ سے 28۔ارب روپے زیادہ ہیں۔ یہ خوش آئند ہے۔ یہاں اعلیٰ معیار کی یونیوسٹیوں اور ماڈل کالجوں کے قیام کا اعلان قابل تعریف ہے لیکن میں بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہوں گا کہ یونیورسٹی آف جھنگ جس کا قانون منظور ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس کے لئے بجٹ سے پہلے مختلف منسٹر صاحبان سے ملاقاتیں کیں۔ چیف منسٹر صاحب یہاں پر موجود ہوتے تو وہ بھی اس بات کی تائید کرتے کیونکہ میں نے ان سے بھی ملاقات کی تھی۔ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن یا اس سے متعلقہ جتنے بھی لوگ تھے میں نے ان سے بھی بات کی اور انہوں نے مجھے یقین دہانی کروائی لیکن میں افسوس کے ساتھ کہوں گا کہ تین اعلیٰ درجے کی یونیورسٹیوں کے اعلان کے باوجود جھنگ کی یونیورسٹی کے لئے اس بجٹ میں کوئی حصہ نہیں رکھا گیا۔ معزز وزیر تعلیم نے مجھے یہ کہا تھا کہ ہم جب بھی پاکستان تحریک انصاف کی طرف سے

اعلیٰ معیار کی یونیورسٹیاں بنانے جا رہے ہوں گے تو سب سے پہلے یونیورسٹی آف جھنگ کا سنگ بنیاد رکھا جائے گا لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس کے لئے بجٹ تک نہ رکھا گیا۔ اللہ کرے اس کی کلاسز شروع کروانے کے حوالے سے جو اقدامات ہیں وہ بہتر اٹھائے جائیں۔ پنجاب میں طلباء کی تعداد کے حوالے سے گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج جھنگ سب سے بڑا کالج ہے اس میں دس سے زائد مضامین میں ماسٹرز اور چودہ مضامین میں بی ایس کلاسز ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! اس تاریخی اور بڑے کالج نے دنیا کے نامور شعراء اور سائنسدانوں کو اپنی کوکھ سے جنم دیا لیکن معذرت کے ساتھ اس کے لئے بجٹ میں مختص کی جانے والی رقم انتہائی کم ہے۔ میں درخواست کروں گا کہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج جھنگ جو پنجاب کا طلباء کی تعداد کے لحاظ سے سب سے بڑا ادارہ ہے اس کے لئے رکھی جانے والی رقم کو کم از کم دُگنا کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں جس ضلع سے تعلق رکھتا ہوں وہاں پانچ سال سے سولہ سال تک کی عمر کے 44 فیصد بچے اردو پیرا پڑھنے سے قاصر ہیں اور 63 فیصد بچے ایسے ہیں جو کہ حساب و کتاب نہیں جانتے یہ آپ کے سرکاری اعداد و شمار ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے مطالبہ کروں گا کہ جھنگ کو ایمرجنسی بنیادوں پر نرسری سکولوں کی سکیم میں شامل کیا جائے اور اس کے لئے عوامی نمائندوں کی مشاورت سے ADP میں خاص حصہ رکھا جائے۔ مجھے خوشی ہے کہ یوتھ کے لئے اس بجٹ میں ایک ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ میرا مطالبہ ہوگا کہ جھنگ جیسے پسماندہ علاقے کے ہونہار ذہین طلباء کے لئے کم از کم 5 کروڑ روپے کا وظیفہ مختص کیا جائے۔

جناب سپیکر! ہمارے ہسپتال میں 200 بیڈز کے اضافے لئے بلڈنگ کا کام 70 فیصد تک مکمل ہو چکا ہے اور یہ وہ ہسپتال ہے جس کی بنیاد آج سے تقریباً دس سال پہلے آپ ہی نے رکھی تھی۔ جس طرح ہمارے پہلو میں موجود اسمبلی زیر تعمیر ہے تو اللہ کرے اسمبلی اور ہمارا ہسپتال دونوں ایک ہی تاریخ میں مکمل ہو جائیں۔ ہمارے ہسپتال کا 70 فیصد تک کام مکمل ہے لیکن یہ صرف 200 بیڈز کے مریضوں کو فائدہ دے سکتا ہے مزید اس کو کام میں نہیں لایا گیا۔ جب کوئی کام 10 فیصد تک مکمل ہو چکا ہو تو آپ اس کو ongoing scheme میں شامل کر دیتے ہیں تو میری گزارش ہوگی کہ ہمارے 70 فیصد تک کام ہو جانے والے اس ہسپتال کے لئے بجٹ میں اضافہ کیا جائے تاکہ ہمارا یہ 200 بیڈز کا ہسپتال بہتر ہو سکے۔

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ یہ بھی اضافہ کر دوں کہ ہمارے جھنگ کا جو ڈی ایچ کیو ہے یہ مریضوں کو چیک کرنے کے حوالے سے پنجاب میں دوسرے نمبر پر آتا ہے لیکن میں نے پچھلے بجٹ میں دیکھا کہ اس کو 23ویں نمبر پر فنڈ دیئے گئے اور مریضوں کو چیک کرنے کے حوالے سے پنجاب کا یہ دوسرا بڑا ہسپتال ہے۔ اگر یہاں پر ہیلتھ منسٹر صاحبہ بھی موجود ہوتیں تو اور بھی اچھا ہوتا بہر حال مجھے امید ہے کہ ان تک میری بات پہنچ جائے گی۔ جھنگ دو دریاؤں جہلم اور چناب کی سرزمین ہے لیکن پھر بھی پانی کے مسئلہ کا شکار ہے اور ویسے تو پورا پنجاب ہی اس کا شکار ہے۔ پنجاب کا مطلب ہے کہ پانچ دریا اگر پانچ دریاؤں والا یہ صوبہ صاف پانی سے محروم ہے اور کسان پانی کے لئے ترس رہے ہیں تو باقی پاکستان کے خطوں کی کیا حالت ہو گی اس کا ہم بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں؟ اس بجٹ میں حکومت نے ہر چیز کو discuss کیا ہے لیکن revenue generate کرنے کے حوالے سے کم از کم میں نے نہیں دیکھا کہ کوئی بہت بڑی پالیسی بنائی گئی ہو۔ صاف پانی کے حوالے سے جو منصوبے لائے جا رہے ہیں وہ خوش آئند ہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ حکومت revenue بڑھانے کے لئے "پنجاب واٹر" اور "پاکستان واٹر" کے نام پر پینے کا صاف پانی لوگوں کو مہیا کرے جس سے revenue بھی بڑھے گا۔ پانی کے پلانٹ انشاء اللہ ضرور لگیں گے لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے لوگوں کو پینے کا صاف پانی بھی میسر آ جائے۔

جناب سپیکر! زراعت ہماری معیشت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ زراعت کے لئے 93-ارب روپے مختص ہونا قابل تعریف ہے۔ میرا ضلع جھنگ کا 50 فیصد طبقہ زراعت سے وابستہ ہے میں مطالبہ کرتا ہوں کہ ہمارے لئے خصوصی package کا اعلان کیا جائے۔ ہمارے وزیر اعظم گرین پاکستان اور کلین پاکستان کا نعرہ لگا رہے ہیں۔ جھنگ جس کا مطلب ہی درختوں کا جھنڈ ہے میں آپ کو دکھاتا ہوں کہ میرا کسان درخت بیچ کر سپرے خرید رہا ہے، میرا کسان گاڑیاں بیچ کر سپرے خرید رہا ہے اور اس کی حالت یہ ہے کہ پچھلے سال ڈی اے پی کھاد 2350 روپے کی جبکہ اس سال 3550 روپے کی ہے۔ پچھلے سال یوریا کھاد 1400 روپے کی تھی جبکہ اس سال 1700 روپے ہے۔ کین گوارا کی قیمت 1175 روپے سے 1500 روپے ہو گئی ہے۔ کیڑے مار ادویات کی قیمت 700 روپے سے بڑھ کر 1100 روپے ہو گئی ہے جبکہ میں افسوس کے ساتھ کہوں گا کہ گندم کا ریٹ وہی پرانا ہے۔ 1300 روپے سرکار لیتی ہے اور 1150 روپے عام آدمی لیتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرے جھنگ کے لوگ گنّے کی کاشتکاری سے وابستہ ہیں۔ شوگر ملز مالکان سے میرے لوگ پیسے لینے کے منتظر ہیں لیکن ان کو وہاں سے پیسے ملنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ میرا مطالبہ ہے کہ آپ جھنگ کی زرعی پیداوار کو بڑھائیں اور لائیو سٹاک کے حوالے سے special packageدیں۔

جناب سپیکر! میں ایوان میں کھڑا ہو کر کہتا ہوں کہ آپ زرعی حوالے سے جھنگ کو special packageدیں میں جھنگ کی زرعی آمدن دگنا کرنے کا آپ کو ہاؤس میں وعدہ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر!اس کے ساتھ ساتھ میں آپ کو ایکسپورٹ بڑھانے اورforeign remittancesبڑھانے کی یقین دہانی کرواتا ہوں۔ آپ کا بجٹ کہتا ہے کہ ہماری امپورٹ اور ایکسپورٹ عدم توازن کا شکار ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو ایکسپورٹ بڑھانے کے لئے عملی تعاون کی پیشکش کرتا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس بجٹ میں ڈویلپمنٹ کے حوالے سے زیادہ بجٹ نہیں رکھا گیا۔ ایک مریض جو کہ نزلہ وزکام میں مبتلا ہے، ایک مریض جس کے سر میں درد ہے لیکن ایک مریض ایسا ہے جس کو ICUمیں داخل کر دیا گیا ہے اب اگر اس کو اچھی طبی امداد نہ ملی تو وہ مر جائے گا۔ میرے ضلع جھنگ کا سیوریج اور سڑکیں بہت خراب ہیں۔

جناب سپیکر! میں بہت افسوس کے ساتھ کہوں گا کہ ہمیں بتایا گیا تھا کہ اس بجٹ میں ongoing schemes as it isرکھی جائیں گی۔ ہمیں سیوریج کے لئے 70کروڑ روپے چاہئے تھے لیکن ongoing schemeمیں صرف ایک کروڑ روپے دیئے گئے ہیں۔ مجھے بتائیں اس ایک کروڑ روپے سے میں وہاں آٹھ ماہ میں کیا کروں گا؟ آپ بھی سمجھتے ہیں کہ اس ایک کروڑ روپے سے 70کروڑ روپے کی سکیم کا مسئلہ حل ہونے والا نہیں ہے۔ ہماری بعض بنیادی سڑکیں ہیں جہاں پر ہر وقت دھوئیں کے بادل چھائے رہتے ہیں میں نے ان سڑکوں کے حوالے سے چیف منسٹر سے requestکی تھی کم از کم وہ ضرور بنائی جائیں۔ میں امید کروں گا کہ اللہ تعالیٰ اس بجٹ کو اس صوبے کے لئے خیر کا باعث کرے گا۔

جناب سپیکر: جی، معاویہ صاحب! مہربانی۔

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! میں آخر میں آپ کی اجازت سے بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب پاکستان راہ حق پارٹی معاویہ اعظم طارق، جناب عمران خان کی اپیل پر اپنی صوبائی اسمبلی پنجاب کی ایک ماہ کی تنخواہ پاکستان کے ڈیم فنڈ کے لئے جمع کروانے کا اعلان کرتا ہوں۔ جب بھی اس کی عملی تعمیر کا آغاز ہو گا راہ حق پارٹی کے کارکنان رضاکارانہ طور پر اس میں حصہ لیں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: مہربانی۔ اب جناب شکیل شاہد اپنی بجٹ تقریر کریں۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اب جناب محمد لطاسب ستّی بات کریں۔

جناب محمد لطاسب ستّی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے I am thankful to you for giving me the time. میں سب سے پہلے 16-اکتوبر 2018 کو اس معزز ایوان میں ہماری اپوزیشن نے بجٹ تقریر کے دوران جو طوفان بدتمیزی مچایا اس کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔ میں پہلی مرتبہ بہت جدوجہد کے بعد اس ایوان میں پہنچا اور میں جو image لے کر آیا تھا ان کی اس حرکت کو دیکھ کر مجھے انتہائی دکھ ہوا کہ اس طرح کے معزز ایوان میں اس طرح کی حرکت ہوئی جو کبھی نہیں ہونی چاہئے تھی۔ اس طرح کی حرکات تو گلی محلے کے بچے جو آپس میں لڑتے ہیں وہ بھی نہیں کرتے تو میں اس کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔ شاید ان کو عوام کا جو فیصلہ آیا ہے جس میں ان کو اپوزیشن میں بیٹھنا پڑا ہے یہ ان کو ہضم نہیں ہو رہا کیونکہ یہ عرصہ تیس سال سے اقتدار میں رہے اور نہ صرف اقتدار کے مزے لوٹتے رہے بلکہ انہوں نے ہمارے اس پیارے صوبے کو اور اس کے وسائل کو بڑی بے دردی سے لوٹا۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان کو چند ایک چیزیں بتانا چاہ رہا ہوں کہ جب شہباز شریف 1700-ارب روپے کا قرضہ لے کر 56 fake کمپنیاں بنائے، جب لاہور کا کچرا اٹھانے والی کمپنی 45-ارب روپیہ لے کر یہ سرمایہ باہر بھیج دے، جب وزیر اعلیٰ ہاؤس کا خرچہ 80 کروڑ روپیہ ہو، جب ان کے بجلی کے کارخانے 26 روپے فی یونٹ کے حساب سے بجلی مہیا کریں، جب (ن) لیگ کی حکومت انرجی سیکٹر میں 1300-ارب روپے کا قرضہ چھوڑ کر جائے، جب میٹرو پر سالانہ 10-ارب روپے کی سبسڈی دی جائے، جب ان کے ایک PS کا 40 کروڑ روپے کا پلازہ نکلے، جب احد چیمہ کے باقی معاملات کے علاوہ شوروم میں کھڑی ایک گاڑی سے 50 کروڑ روپے کی ملکی و غیر ملکی کرنسی نکلے، جب (ن) لیگ کے تمام صاحبان کے اثاثے اُن کی آمدن سے زیادہ ہوں، جب ہمارا پیارا صوبہ پنجاب 94-ارب روپے کے خسارے میں ہمارے حوالے کیا جائے اور

110-ارب روپے کے قرضے میں ڈوبا ہوا صوبہ ہمیں ملے تو ان نامساعد حالات میں ایک متوازن، عوام دوست اور ٹیکس فری بجٹ پیش کرنا کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی راہنمائی میں وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت اور اِن کی ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ متوازن، ٹیکس فری اور عوام دوست بجٹ پیش کیا۔ میں موجودہ بجٹ اور پچھلی حکومت کے سابقہ بجٹ کا ایک تقابلی جائزہ ایوان کے سامنے رکھنا چاہ رہا ہوں۔ وقت کی کمی کے باعث جناب عمران خان کے وژن اور پارٹی کے منشور کے مطابق جن تین شعبوں پر توجہ دی گئی اور اوّلین فہرست میں رکھے گئے وہ تعلیم، صحت اور پینے کا صاف پانی ہیں جن پر میں ایک تقابلی جائزہ پیش کروں گا۔ سابقہ حکومت تعلیم کے سلسلے میں advertisement تک محدود رہی لیکن بچوں کی تعلیم کے لئے انہوں نے کوئی قابل ذکر کام نہیں کیا اور ہمیں صرف اُن کے اشتہارات ہی ٹی وی اور اخباروں میں دیکھنے کو ملتے رہے۔ 90 لاکھ سے زائد بچے جن کو سکولوں میں ہونا چاہئے تھا وہ آج سکولوں سے باہر ہیں۔ موجودہ بجٹ میں 373-ارب روپیہ جو تعلیم کے لئے رکھا گیا ہے اس کے مقابلے میں پچھلی حکومت کا بجٹ 345-ارب روپے تھا یعنی اس دفعہ ہماری حکومت نے 28-ارب روپے تعلیم کی مد میں زیادہ رکھے ہیں جو کہ خوش آئند ہے۔ ہائی سکولوں میں ٹیکنیکل اور ووکیشنل تعلیم کا نیا نظام ملک میں ہنر مند افرادی قوت مہیا کرے گا اور اس سے انشاء اللہ ملک ترقی کرے گا۔ اعلیٰ معیار کی تین یونیورسٹیاں جن کا ذکر کیا گیا ہے وہ نوجوان نسل کو بیرون ملک جا کر تعلیم حاصل کرنے کی بجائے ملک کے اندر ہی اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کریں گی۔

جناب سپیکر! اگر صحت کے شعبہ کی طرف آئیں تو 30 سال حکومت کرنے کے باوجود یہ لوگ اس ملک میں عالمی معیار کا ایک بھی ہسپتال نہیں بنا سکے۔ اگر ان کو تھوڑا ز کام بھی ہو جائے تو یہ لندن کا رُخ کرتے ہیں لیکن یہ بھول جاتے ہیں کہ وہ عوام جنہوں نے ان کو ووٹ دے کر یہاں تک بھیجا تھا اُن کے لئے انہوں نے کوئی ہسپتال نہیں بنایا۔ جب یہ باہر جاتے ہیں تب ہمارے ٹیکس کے پیسے سے ہی جاتے ہیں۔ عوام کی حالت یہ ہے کہ ایک ایک بیڈ پر تین تین مریض موجود ہیں لیکن اس فرق کو مٹانے کے لئے اس دفعہ صحت کے لئے 284-ارب روپے رکھے گئے ہیں جو ترقیاتی بجٹ کا 14 فیصد ہیں۔ پچھلے بجٹ میں انہوں نے سالانہ ترقیاتی بجٹ کا 8 فیصد رکھا تھا جبکہ موجودہ حکومت میں ہمارے وزیر خزانہ نے اس کو بڑھا کر 14 فیصد کر دیا ہے لہٰذا امید ہے کہ اس سے انشاء اللہ تعالیٰ صحت کی بہتر سہولیات ملیں گی۔

جناب سپیکر! پینے کا صاف پانی آج ہمارے لئے ایک لمحہ فکریہ پیش کر رہا ہے۔ پانی انسان کی بنیادی ضرورت ہے جس کے لئے 20-ارب 50 کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے لیکن میری اس ایوان کے توسط سے یہ گزارش ہو گی کہ اس رقم کو بڑھایا جائے۔ میں یہاں پر اپنے حلقے میں پانی کی قلت کا ذکر کروں گا کہ آج سے 16 برس پہلے آپ کی حکومت نے اس کو foresee کرتے ہوئے میرے حلقے مری کوٹلی ستیاں کے لئے ایک bulk water supply کا منصوبہ دیا تھا جس کے لئے اُس وقت کے حالات کے مطابق خطیر رقم بھی دی گئی تھی لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ (ن) لیگ کی حکومت نے اُس کو پروان نہیں چڑھنے دیا۔ اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ 2002 سے 2005 تک اس bulk water supply scheme کے لئے جس میں 55 لاکھ گیلن پانی دریائے جہلم سے پمپ کر کے ایک height پر لانا تھا جہاں سے اس علاقے کے مکینوں کو پینے کا صاف پانی ملنا تھا۔ 2002 سے 2005 تک اس علاقے کا سروے کیا گیا، سائز ٹیسٹ ہوئے اور آخر کار جب اس کو نیسپاک نے feasible قرار دیا تو اس کے اوپر کام شروع ہوا۔ اس منصوبے کے لئے پنجاب حکومت سے خطیر رقم جاری کی گئی اور رقم جاری ہونے کے بعد اس پر کام یہ ہوا کہ سینکڑوں کنال زمین acquire کی گئی، اس کے لئے 29 میل لمبے پائپ جن کا قطر 600 اور 700 ملی میٹر ہے وہ پائپ خرید لئے گئے جن میں سے ساڑھے تین میل لمبا پائپ underground بچھا دیا گیا۔ سات جگہوں سے پمپ ہو کر یہ پانی اوپر آنا تھا جس کے لئے 7 کی بجائے 9 ہیوی ڈیوٹی جنریٹر بیرون ملک سے خریدے گئے جن میں سے دو reserve تھے لیکن یہ ساری چیزیں سڑکوں کے کنارے yard میں پڑی زنگ آلود ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں جونہی اسمبلی میں پہنچا تو میری سب سے پہلے درخواست ہی یہی تھی جس پر میں وزیر ہاؤسنگ و پبلک ہیلتھ کا انتہائی مشکور و ممنون ہوں کہ انہوں نے physically اس ایریا کو visit کیا، پیدل بھی چلے اور وہاں یہ وعدہ کر کے آئے کہ ہم اس واٹر سپلائی سکیم کو ہر حال میں بحال کریں گے۔ اس کے اوپر حکومتِ پنجاب کے اربوں روپے خرچ ہو چکے ہیں اور اب وہ اس بات کا تقاضا کر رہے ہیں کیونکہ اس کے لئے سٹرکچر بھی بنا ہوا ہے، مختلف جگہوں پر پانی کے ٹینک بنے ہوئے ہیں، پائپ، جنریٹر خریدے جا چکے ہیں اور زمین acquire کی جا چکی ہے لہٰذا میری آپ سے یہ گزارش ہو گی کہ خدارا! بجٹ میں اس کے لئے ایک خطیر رقم رکھی جائے تاکہ یہ منصوبہ پایۂ تکمیل کو پہنچ سکے اور اس سے علاقے کے مکینوں کو صاف پانی مہیا ہو سکے۔

جناب سپیکر! یقین کریں کہ جب ہم ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کو سروں پر گھڑے اٹھائے میلوں دُور اس ایریا کے مشکل راستوں سے پانی لاتے ہوئے دیکھتے ہیں تو ہمارے سر شرم سے جھک جاتے ہیں لہٰذا آپ سے یہ درخواست ہو گی کہ priority basis پر اس منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک ضرور پہنچایا جائے۔

جناب سپیکر: وزیر خزانہ صاحب! جس سکیم کا جناب محمد لطاسب ستّی نے ذکر کیا ہے یہ دراصل ہمارا پروگرام تھا، بین الاقوامی سطح پر اس کی tendering ہوئی تھی جس کا Siemens کو ٹھیکہ ملا تھا۔ اُس وقت پمپنگ سٹیشن تقریباً 10 بنے تھے بلکہ راستے میں پانی کی فلٹریشن بھی ہو رہی تھی اور صاف پانی ملنا تھا۔ اس سے صرف مری نہیں بلکہ اگلے پچاس سال کے لئے یہ پانی کافی تھا۔ اس پر تقریباً سارا کام ہو چکا ہے جس پر اتنے زیادہ پیسے نہیں لگنے اور اس کا کریڈٹ جناب عمران خان کی حکومت کو جائے گا۔ اس پر 60 فیصد کام ہو چکا ہے لہٰذا آپ کا کم مدت میں صاف پانی مہیا کرنے کا جو وعدہ ہے تو یہ آپ کے لئے بہت بڑا کریڈٹ ہو گا کہ کم از کم جو ہو چکا ہے وہ آپ شروع کر سکتے ہیں۔ ستّی صاحب! اب آپ مختصر کریں۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب محمد لطاسب ستّی: جناب سپیکر! میں جناب محمد سبطین خان سے discuss کر رہا تھا کہ these are the only natural forests of Punjab جو کوٹلی ستیاں اور مری میں پائے جاتے ہیں۔ پنجاب کے پاس اس کے علاوہ natural forest نہیں بلکہ جھاڑی دار جنگل ہیں۔ اس کی preservation کے لئے ہم جنگلات پر بڑی توجہ دے رہے ہیں اور انہوں نے میرے ساتھ وہاں چلنے کا بھی وعدہ کیا ہے لیکن یہ چونکہ واحد سیاحتی مقام ہے اس لئے اُس پر خصوصی توجہ اور نظر کرم کی ضرورت ہے۔ اس ایریا کی سڑکوں کا یہ حال ہے کہ پچھلے دنوں میں نے ایک سڑک کے متعلق مواصلات و تعمیرات والوں سے کہا کہ اس کو repair and maintenance میں رکھ لیں۔ وہ گئے اور انہوں نے سروے کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ repair and maintenance تو دور کی بات ہے یہ rehabilitation سے بھی آگے جا چکی ہے اور اب یہ سڑک نئے سرے سے بنے گی لہٰذا ہماری دو سڑکیں جو آزاد کشمیر سے ملتی ہیں جن میں ایک لوئر ٹوپہ سے کوہالہ اور دوسری کوٹلی ستیاں سے ملوٹ سے ہوتے ہوئے آزاد کشمیر کو جاتی

ہیں۔ یہ defence roads ہیں جن کے اوپر ایک خطیر رقم جاری کی جائے تاکہ یہ سڑکیں بن سکیں اور لوگوں کو communication کی سہولت میسر ہو سکے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک دفعہ پھر معزز وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کا انتہائی مشکور و ممنون ہوں اور انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ان نامساعد حالات میں ایک متوازن، ٹیکس فری اور اچھا بجٹ کیا۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ندیم قریشی!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ ابھی معزز ممبر واٹر سپلائی سکیم کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ نے بھی درست فرمایا کہ آپ کے دور میں اربوں روپے اس سکیم کے لئے allocate ہوئے اور تقریباً 70 فیصد کام اس وقت مکمل ہو چکا تھا۔

جناب سپیکر! میں وضاحت یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت اس منصوبے کو تقریباً تین یا سوا تین ارب روپے میں مکمل ہونا تھا۔ دس سال کے لئے اس منصوبے کو بند رکھا گیا اور اب جب معزز ممبر کی کاوشوں سے اس سکیم کو دوبارہ شروع کیا گیا اور اس کا تخمینہ لگایا گیا تو یہ تقریباً 7۔ارب روپے سے escalate کر گئی ہے یعنی 4۔ارب روپے کا ہمارے صوبہ پنجاب کے خزانے کو نقصان ہوا ہے۔ اسی طرح ہمارے پہلو میں اسمبلی کی بلڈنگ ہے جس amount میں اس وقت اس بلڈنگ نے مکمل ہونا تھا آج اس سے کئی گنا زیادہ اربوں روپیہ اضافی لگے گا تو وہ بلڈنگ مکمل ہو گی۔ اسی طرح وزیر آباد کا کارڈیالوجی سنٹر ہے جس amount میں اس منصوبے نے مکمل ہونا تھا دس سال بند رہنے کے بعد اس کا revise estimate ہو گا۔ ہمارے راولپنڈی ضلع کے کالجز سمیت پورے پنجاب میں تقریباً 47 کالجز تھے جن کی buildings نامکمل چھوڑ دی گئیں اور انہیں مکمل نہیں کرایا گیا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر خزانہ سے request کرنا چاہوں گا کہ ہم دس سال تک جو آئے روز سنتے رہے ہیں کہ Good Governance, Good Governance, Good Governance تو اس Good Governance کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ اس

صوبے کے خزانے کو بے دردی کے ساتھ لٹایا نہ جائے اور اگر کہیں کسی کی غلطی ہے تو اس کی responsibility fix ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ آپ ایک کمیٹی بنائیں یا ہاؤس کی کمیٹی بنائیں بہر حال ایک کمیٹی بنائیں جو اس بات کا تعین کرے کہ کس کس منصوبے کی cost میں escalation ہوئی ہے اور باقاعدہ responsibility fix کی جائے کہ کن لوگوں کی وجہ سے اس صوبے کے اربوں روپے ضائع ہوئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اس حوالے سے لاء منسٹر صاحب کی بڑی اچھی تجویز ہے۔ راجا صاحب! مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ یہ 47 کالجز کے متعلق مجھے خود اس بات کا علم ہے کہ ہم نے مکمل کر لئے تھے صرف ان کالجز کی SNEs رہتی تھیں اور وہ ابھی تک اسی لئے نہیں ہو سکیں کہ یہ کالجز ہمارے دور میں بنے تھے اور اسی طرح ہسپتال ہیں۔ پھر لاہور میں بہت بڑی ڈینٹل یونیورسٹی ہے پھر سرجیکل ٹاور ہے تو ان منصوبوں کی original cost کیا تھی اگر وقت پر مکمل ہو جاتے۔ اب cost کیا ہے تو اس کا difference نکال کر بتائیں تاکہ ہمیں پتا تو چلے کہ شہباز شریف حکومت نے کتنا نقصان ان دس سالوں میں کیا ہے جو Good Governance کی بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اگر ہاؤس کی اجازت سے یہ کمیٹی بن جائے تو کم از کم ہمارے پاس شہباز شریف کی Good Governance کو expose کرنے کے حوالے سے بات کرنے کے لئے ایک benchmark آجائے گا اور یہ چیزیں on record آ جائیں گی اور آپ کو بھی پتا چل جائے گا کہ اگر ان منصوبوں پر ہم تھوڑا سا خرچ کر کے مکمل کر دیتے تو آپ کو credit ملنا تھا۔ اب اس حکومت کو credit ملنا چاہئے اور جناب عمران خان کی حکومت کو credit ملنا چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

راجا صاحب! یہ معاملہ اسی کمیٹی کو refer کر دیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کروں گا تو آپ اس کو refer کر دیں۔

جناب سپیکر: راجا صاحب! پھر ابھی تحریک پیش کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں کل تحریک پیش کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے کل تحریک پیش کر دیں اور نئی کمیٹی بنا دیتے ہیں۔

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! شکریہ۔ مجوزہ کمیٹی میں ہماری ایک دو خواتین ممبران کو بھی شامل کریں۔

جناب سپیکر: نہیں، ایک دو نہیں بلکہ تین رکھیں گے۔

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: اس کمیٹی میں ہم تین خواتین کو رکھیں گے۔ ویسے جو پہلے کمیٹی بنائی ہے اس میں بھی ہم نے۔۔۔

معزز خواتین ممبران: جناب سپیکر! زیادہ خواتین کو شامل کریں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے زیادہ شامل کر لیں گے۔

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! شکریہ۔ جب بھی کوئی speech ہو یا کہیں پر بھی بات ہو تو ہمیشہ صرف یہ جملہ بولا جاتا ہے اور خواتین و حضرات کہہ کر پکارا جاتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آتا کہ یہ خواتین کہاں چلی جاتی ہیں؟ اس کا کیا مطلب ہے کہ خواتین و حضرات؟

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ فکر نہ کریں۔ انشاء اللہ

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! آپ کم از کم یہ کریں کہ اگر تین مرد ایم پی ایز حضرات بول رہے ہیں، بار بار وہی بول رہے ہیں تو ایک عورت کو بھی بات کرنے کے لئے موقع دینا چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بالکل، بالکل۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! وہ بھی اپنے خیالات کا اظہار کرے کیونکہ اس کے بھی دل میں کچھ باتیں ہیں اور وہ بھی "ریکی" کرتی ہے کیونکہ اس پر بہت ساری ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ وہ گھر چلاتی ہے۔

جناب سپیکر: خواتین سب سے پہلے باقی بعد میں۔

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! وہ مرد کی خدمت کرتی ہے اور بچے سنبھالتی ہے اور قوم کی خدمت کرتی ہے۔ گھر سے باہر بھی نکلتی ہے۔ یہ نہیں کہ صرف اسمبلی میں بیٹھ گئی ہے۔ اسمبلی سے پہلے بھی ہم نے 22 سال کام کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! آپ سے یہ درخواست ہے کہ خواتین کا بھی خیال کریں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ محترمہ شاہین رضا!

محترمہ شاہین رضا: معزز ممبران اسمبلی اور جناب سپیکر! اس دن جو ہلڑ بازی اس چھت کے نیچے ہوئی تو وہ نہایت افسوسناک واقعہ تھا جس کے متعلق میں علامہ اقبال کا ایک شعر کہوں گی:

لڑا دے ممولے کو شہباز سے
گیا دور سرمایہ داری گیا
تماشہ دکھا کر مداری گیا

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ جو بجٹ 19-2018 پیش کیا گیا ہے اس پر میں جناب عمران خان، وزیراعلیٰ اور معزز وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کروں گی کہ اپوزیشن کے ongoing projects کو ہماری حکومت نے facilitate کیا مگر پھر بھی انہیں شرم نہیں آتی۔ بجٹ میں ہمارے لئے جو ترقیاتی پروگرام رکھے یہ fact based تھے اور اس بجٹ کا حجم اصلی تھا کیونکہ پہلے بجٹ جو حکومت پیش کرتی رہی وہ اعداد و شمار کا ہیر پھیر ہوتا تھا اور کچھ بھی نہیں ہوتا تھا۔ اب جو 238۔ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ ہے اور سکول ایجوکیشن کا بجٹ 25۔ارب روپے ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس میں "ہنر سکولز" رکھیں یعنی ٹیکنیکل ایجوکیشن پر توجہ دی جائے۔ پرائمری گرلز سکولوں پر توجہ دی گئی ہے اور جن بچیوں کی صحت اچھی نہیں ہے ان کے لئے غذائیت کا پروگرام رکھا گیا ہے۔ میری تجویز ہے کہ آپ اس کا نام "ہنر سکول" رکھیں تاکہ طلباء کو آسانی سے ووکیشنل اور ٹیکنیکل ٹریننگ کی سمجھ آسکے۔

جناب سپیکر! میں ہائر ایجوکیشن کی طرف آتی ہوں کہ جو صرف 5-ارب روپے کا ہے جبکہ ہمارے پاکستان میں 630 پی ایچ ڈی "رل" رہے ہیں۔ اگر ان کا انٹرن شپ پروگرام شروع کر دیا جائے تو صرف ایک ڈویژن میں 15 ہزار نوکریاں ہوں گی اور یہاں پر ہائر ایجوکیشن کے منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں جنہیں معلوم ہوگا۔ سپیشل ایجوکیشن کا بھی بہت اچھا پروگرام ہے تو میں مبارکباد دوں گی کہ کم وسائل میں اتنے اچھے پروگرام دیئے گئے ہیں۔ پرائمری ہیلتھ کیئر کے لئے 16-ارب روپے رکھے گئے اور پھر اس میں BHU کو موقع پر ہر گاؤں میں جا کر یونین کونسل میں دیکھ لیں تو کوئی نہ کوئی کمی ہے۔

جناب سپیکر! اب میں اپنے ضلع گوجرانوالہ کی طرف آؤں گی کہ آپ کی حکومت نے آپ کی وساطت سے ایک بڑا کارڈیالوجی ہسپتال بنایا جسے ان لوگوں نے بڑی بری طرح خراب کیا لیکن پھر بھی ان لوگوں کو شرم نہیں آتی کہ وہاں دل کی مریض خواتین لاہور پہنچنے تک کس طرح "رُلتی" ہیں۔؟ وہ ہسپتال 200 بیڈ کا تھا جسے 100 بیڈ کا ہسپتال کر دیا گیا لیکن پھر بھی چلایا نہ گیا۔

جناب سپیکر! اب آپ سے درخواست ہے کہ ہیلتھ منسٹر صاحبہ اُس کو onboard لیں اور اتنا اچھا project جو آپ کے وقت بتایا گیا تھا اس سے قریبی علاقوں کی خواتین کو صحت کی سہولت تھی وہ دور نہیں جا سکتیں تھیں۔ انجیوگرافی شروع ہو جاتی مگر ابھی فیکلٹی ممبرز پورے ہو رہے ہیں میں کہوں گی کہ اس پر توجہ دیں۔ ڈی ایچ کیو کو سرجیکل ٹاور آپ نے 2015 میں allocate کیا تھا جسے پچھلی حکومت نے کنویں میں ڈال دیا یہ ان کے لئے شرم کا مقام ہے۔ اب ڈی ایچ کیو کو کچھ اپ گریڈ کیا گیا ہے اس کے لئے بجٹ رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہوں گی کہ جنوبی پنجاب کے لئے جو چیف منسٹر نے گیارہ اضلاع میں stunting reduction programme شروع کیا ہے وہ بہت اچھا ہے جس میں خواتین اور بچوں کو غذائیت کی کمی کا سامنا ہے اگر ہمیں کہیں تو ہم بھی چولستان میں جا کر کام کرنے کو تیار ہیں۔

جناب سپیکر! اب صاف پانی پر آجائیں گوجرانوالہ میں ہر جگہ نئی یونین کونسلز، این اے اور پی پی کے حلقوں میں شامل ہوئی ہیں اُس میں نو نو، دس دس یونین کونسلز میں پینے کا صاف پانی نہیں ہے۔ ہم درخواست کریں گے کہ ہمیں اس میں ignore نہ کیا جائے اور 115۔ارب روپے کا جو heavy budget ہے میں جناب عمران خان کو مبارکباد دوں گی کہ انہوں نے خواتین کو مٹی میں نہیں رُلنے دیا انہوں نے وومن ڈویلپمنٹ کے لئے ایک اچھا بجٹ دیا ہے، یہ بہت اچھا ہے اس میں ہاسٹل بھی بنیں گے، میرا خیال ہے ہنر گھر بھی بنیں گے۔

جناب سپیکر! خواتین کے حوالے سے بڑی اچھی بات کی جا رہی ہے تو ہنر گھر بھی بنیں گے اور ہاسٹل بھی بنیں گے اور ڈے کیئر سنٹر بھی۔ میں کسان اور مزدور خواتین کے لئے یہ کہوں گی کہ ان کے لئے بھی اس بجٹ میں کچھ ضرور رکھا جائے۔ پیچھے کسان کے بارے میں بات آئے گی تو 2لاکھ 50 مرد کسانوں کے لئے رکھا ہے۔ پلیز ایک نام خاتون کا بھی لکھ دیا جاتا ہے ویسے جینڈر بیلنس بجٹ ہے لیکن تحریر لکھنے میں خاتون کو مس کر گئے ہیں اگر آپ گھر کی طرف جائیں تو خاتون کے بغیر گھر نہیں چلتا یہ بھی ہمارا گھر ہے۔

جناب سپیکر! میں اس کے آگے کہوں گی کہ جو خواتین کھیتوں میں کام کرتی ہیں ان کے لئے ایک لیبر انشورنس کارڈ بنایا جائے تاکہ اگر مزدوری کے دوران کوئی تکلیف ہو جاتی ہے یا اُن پر کوئی تشدد ہو جاتا ہے تو اُن کو پیسے مل سکیں۔ منسٹر صاحبہ نے ڈے کیئر کہا ہے تو وہ خواتین جو کھیتوں میں مزدوری کرتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں خود اپنے طور پر ایک تجویز ضرور دوں گی کہ کھڈاوی ہم نے اُس کا نام رکھا تھا وہ کھیتوں میں کسان یہ کام کرتا ہے جب فصل کاٹ لی جائے۔ آپ بہت اچھے سپیکر ہیں، آپ بڑے زمیندار ہیں اچھے طریقے سے جانتے ہیں اور آپ مبارکباد کے بھی مستحق ہیں۔

جناب سپیکر! آخر میں صرف یہ بات کروں گی کہ جو Excise and Taxation جہاں سے ہمیں آمدن ہو گی اور ہم یہ سارا صوبہ چلائیں گے، اُس میں کچھ چیزیں exempt کی گئی تھیں وہ یہ چیزیں exempt تھیں کہ ایک widow کو، یتیم بچوں کو جو 18 سال کے ہیں، معذور افراد کو تو کیوں نہ طلاق یافتہ جو معاشرتی طور پر بھی بے چاری پسی ہوتی ہیں اور ایک سنگل وومن جو ہمیشہ گھر سے بڑی مشکل سے کام کے لئے نکلتی ہیں ان تینوں چاروں کو آپ exempt کیجئے کیونکہ اگر ایک کنال کا گھر ہے تو آدھا وہ کرائے پر دے کر بچوں کو پالتی ہے اس میں آخر میں یہ کہوں گی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یہ بڑی اچھی تجویز ہے چودھری ظہیر الدین!آپ بھی اس کو دیکھیں کہ ہمارے دور میں ہم نے پانچ مرلے کے اوپرtotal exemptionدی ہوئی تھی لیکن یہ تو کم از کم ہونا چاہئے جواس طرح بیوہ اور یتیموں کے گھر ہیں ان کو دیکھیں۔

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! دفعہ 4 پراپر ٹی ٹیکس میں ہے، یہprovisionاگر اس میں قانون بن جائے تو میں آخر میں آپ کی وساطت سے ہاؤس میں ضرور کہوں گی کہ:

موجِ پریشاں خاطر کو پیغام لبِ ساحل نے دیا
دُور وصالِ بحر ابھی، تو دریا میں بھی گھبرا بھی گئی

جناب سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پچھلی دفعہ جب آپ چیف منسٹر تھے تو یہاں پر آپ اپنے آفس میں تشریف فرما تھے مجھے ساری بات ابھی تک یاد ہے آپ نے کمال مہربانی سے جو کیا تھا میں اُس کو دُہرا دیتا ہوں تاکہ تاریخ کا حصہ رہے۔ یہاں پر ڈپٹی اپوزیشن لیڈر نے moveکیا ہوا تھا کہ 4 مرلہ تک ٹیکس معاف کیا جائے اور ہمارے منسٹر ڈاکٹر شفیق تھے وہ اُس کو opposeکر رہے تھے جب وہopposeکر رہے تھے آپ آفس سے سن کر ایوان کے اندر تشریف لے آئے اور آپ نےinterceptکر کے کہا چار نہیں ہم پانچ تک معاف کرتے ہیں اور آپ نے پھر اُس کے اوپر عملدرآمد کروایا اور اُس میں آپ نے بیوگان کو بھیtotal exemptionدے دی تھی۔ اُس کے بعد انہوں نے اُس میں تھوڑی سیadministrative changesلا کر اس کو سات مرلہ تک لے گئے لیکن آپ نے بجا فرمایا ہم ساری معلومات لینے کے بعد یہاں ایوان میں تحریک پیش کریں گے تو جو آپ نے پہلےruleبنایا ہوا ہے پانچ مرلہ تک کے لوگوں کو اُس سے بہت reliefملا تھا وہ چھوٹے مکان ہوتے ہیں انہوں نے ایک بہانہ بنا لیا تھا کہ اُس میں زیادہ ماربل وغیرہ لگا ہوتا ہے، ہے تو پانچ مرلے،exemptionہے توexemptionرہنی چاہئے۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین! آپ اس کو ضرورreviewکر لیں لیکن جو بیوہ اور یتیم ہیں اُن کے لئے کچھ خصوصی طور پر ہونا چاہئے۔ جی، اگلے معزز ممبر جناب محمد ندیم قریشی!

جناب محمد ندیم قریشی: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میری تو خواہش تھی یہاں پر معزز وزیر خزانہ بھی موجود ہوتے لیکن چلیں معزز ممبران ایوان میں موجود ہیں اور آپ تشریف فرما ہیں۔ ایک بات تو ضرور کروں گا کہ گزشتہ دنوں جو

اپوزیشن نے یہاں رول پلے کیا ہم چونکہ عوامی نمائندے ہیں ہمیں لوگوں کو گلی کوچوں میں بھی جواب دینا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر! میں بالخصوص آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے بڑی بُردباری، وضع داری اور جمہوری روایات کے عین مطابق اُن معزز ممبران کو deal کیا۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ آپ کی رواداری کا ثبوت بھی رواداری سے دیا جاتا لیکن وہ لوگ جو ووٹ کو عزت دو کا نعرہ لگاتے رہے اور پوری انتخابی مہم اُسی ایک نعرے پر چلائی گئی۔ پوری قوم نے دیکھا کہ انہوں نے نہ صرف ووٹ کے تقدس کو پامال کیا بلکہ اس مقدس ایوان کی بھی عزت کا خیال نہ رکھا۔

جناب سپیکر! جب معزز وزیر خزانہ بجٹ پیش کر رہے تھے تو میرے لئے بطور ایک سیاسی طالب علم کے یہ بڑی حیران کن بات تھی کہ پورے پنجاب کا صحت اور تعلیم کا بجٹ 2017 میں 144۔ارب روپے اور صرف اورنج لائن ٹرین کا 250۔ارب روپے شاید انہی کے لئے کسی شاعر نے کہا تھا کہ:

رُتوں پر بس نہ چلا ورنہ یہ وطن والے
فضائیں بیچتے نیلام رنگ و بو کرتے

جناب سپیکر! میں بالخصوص وزیر اعلیٰ پنجاب جناب محمد عثمان احمد خان بُزدار، معزز وزیر خزانہ اور اُن کی تمام ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے نامساعد حالات میں اور بہت تھوڑے ٹائم میں بے پناہ پریشر کے باوجود ایک اچھا بجٹ پیش کیا۔ میں چونکہ ملتان شہر کا رہنے والا ہوں اور میری خواہش ہے میں نے بجٹ کو پڑھا بھی ہے میں خواہش کرتا ہوں کہ میرے شہر کی نمائندگی اگر نہ ہو تو پھر یہاں میرے بیٹھنے کا فائدہ نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہتے ہوئے عرض کرنا چاہوں گا کہ ملتان شہر کا شمار برصغیر کے تاریخی شہروں میں ہوتا ہے اور میرا جو حلقہ انتخاب ہے وہ ملتان شہر کے اُس حصے پر مشتمل ہے جو اندرون شہر کی باؤنڈری ہے جس کے چھ دروازے ہیں اور اُس کی خوبصورتی یہ بھی ہے کہ پنجاب کی سب سے بڑی ہوم انڈسٹری جس کو پاور ہوم انڈسٹری کہا جاتا ہے وہ بھی میرے حلقہ انتخاب میں موجود ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ پنجاب کا سب سے بڑا سرافہ بازار لاہور کے بعد، ہول سیل مارکیٹ، کہنے کا مقصد میرا حلقہ انتخاب اور میرا شہر نہ صرف رہائشی طور پر بڑا گنجان آباد ہے بلکہ وہ کاروباری مرکز بھی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے محسوس کیا کہ معزز وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم نے جان بوجھ کر نہیں شاید نادانستگی میں میرے شہر کو نظر انداز کیا۔ اندرون شہر کی جو باؤنڈری ہے اس کی فصیل میں تقریباً 2لاکھ لوگ آباد ہیں اور آج بھی وہ اس طرح کی زندگی بسر کر رہے ہیں جیسے آج سے 100 سال سے پہلے کے لوگ تھے۔ ایک ڈسپنسری اندرون شہر میں قائم ہے جو روزانہ 700 سے 800 مریضوں کو serve کرتی ہے۔

جناب سپیکر! میری خواہش ہے اور اس بجٹ میں میری تجویز ہے کہ اس ڈسپنسری کو اپ گریڈ کیا جائے اس کو کم از کم 50 بیڈ پر مشتمل ایک ہسپتال قرار دیا جائے۔ اس کے ساتھ جو لوگ پرانے شہروں میں آباد ہیں جیسے لاہور کی ایک باؤنڈری ہے اسی طرح ملتان شہر کی فصیل کی اپنی اہمیت ہے اور ملتان سے جو پیغام نکلتا ہے وہ پورے جنوبی پنجاب کا پیغام سمجھا جاتا ہے۔ آپ نے اپنے دور میں ملتان میں جو کارڈیالوجی سنٹر دیا، آپ نے جو 1122 کی سروس ملتان کو دی وہ آج بھی ہمارے لئے باعث سکون و افتخار ہے کیونکہ آپ عوامی وسائل سے بہت اچھی طرح واقف ہیں اور میں آپ کی موجودگی کو اپنے جیسے نئے لوگوں کے لئے بڑا باعث رحمت سمجھتا ہوں کہ آپ ہمارے مسائل کو سمجھ سکتے ہیں اور ہماری راہنمائی کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری خواہش ہے کہ ہمارے دو ایشوز ہیں۔ ایک ہمارے اندرون شہر میں نہ کوئی ایجوکیشن کا ادارہ ہے آپ انہیں investigate کریں پورے شہر کی باؤنڈری میں ایک بھی ایجوکیشنل انسٹیٹیوٹ نہیں ہے۔ یہ بہت بڑی بدنصیبی ہے وہ لوگ جو یہاں دس سال تک باتوں کی افیون دے کر لوگوں کو addict کرتے رہے اور نعرہ بازی کرتے رہے کہ ہم نے پنجاب میں بڑا serve کیا۔ ہم نے جنوبی پنجاب میں بڑا serve کیا ہے انہوں نے کوئی ایسا پراجیکٹ ساؤتھ پنجاب کے لئے نہیں دیا جس سے لوگوں کو ریلیف ملے۔

جناب سپیکر! میں اپیل کرتا ہوں اور میں تجویز دیتا ہوں کہ اس بجٹ میں ملتان شہر کے اندرون باؤنڈری وال میں رہنے والے 2لاکھ مکینوں کو ضرور توجہ ملنی چاہئے۔ وہاں پر ایجوکیشنل انسٹیٹیوٹ بھی قائم ہوں اور اس کے علاوہ وہاں health facilities نہ ہونے کے برابر ہے تو ہماری ڈسپنسری کو اپ گریڈ کیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ بیرون شہر جو پاورلوم انڈسٹری ہے

پچھلی دس سالہ پالیسیوں کے نتیجے میں پنجاب کی سب سے بڑی ہوم انڈسٹری ملتان میں تھی وہ ساری ہوم انڈسٹری almost بند ہو گئی ہے اور پاور لومز KG میں لوہا کے حساب سے بک رہی ہے۔ آج چھوٹے گھر میں کام کرنے والا صنعت کار بے انتہا پریشان ہے۔ میری خواہش ہے کہ اس کو بھی urgent basis پر دیکھا جائے اور اس بجٹ میں ان کو بھی شیئر دیا جائے۔

جناب سپیکر! ایک اور مسئلے پر آپ کی توجہ مبذول کروانے کی کوشش کروں گا کہ میٹرو بسوں کو فیڈ کرنے کے لئے ملتان میں فیڈر بسیں چلائی جا رہی ہیں۔ ایک ایک فیڈر بس کا ڈیلی کا نقصان لاکھوں میں ہے۔ میری وہ بھی خواہش ہے اور ملتان کے شہریوں کا یہ دیرینہ مطالبہ ہے کہ آپ اپنی کمیٹی کے سپرد وہ فیڈر بسیں بھی کریں اور وہ دیکھیں کہ ان کا روٹس کس طرح سے change کیا جائے اور کیسے لوگوں کو facilitate کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ مہربانی۔ جی، نواب زادہ وسیم خان بادوزئی!

نوابزادہ وسیم خان بادوزئی: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور پچھلے دنوں جس طرح اپوزیشن نے یہاں پر اپنا سلوک دکھایا اس دن اپوزیشن لیڈر نے جس طرح کھڑے ہو کر اپنی شہ پر اپوزیشن کے ممبران کو اس ایوان کے تقدس کو پامال کرنے کے لئے اکسایا وہ نہ صرف قابل مذمت ہے بلکہ میں خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گا جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی کو کہ انہوں نے انتہائی خندہ پیشانی اور صبر سے کام لیتے ہوئے پورے معاملے کو ہینڈل کیا اور جس طرح سٹاف کے ساتھ یہاں پر بدتمیزی ہوئی، یہاں سرکاری املاک کو نقصان پہنچایا گیا۔ وہ انتہائی افسوسناک ہے۔

جناب سپیکر! میں معزز وزیر خزانہ نوجوان بھائی مخدوم ہاشم جواں بخت اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ان نامساعد حالات میں جس طرح انہوں نے یہ بجٹ پیش کیا۔ یقین کیجئے اس سے بہتر بجٹ پیش کرنا ممکن ہی نہ تھا۔ گزشتہ ادوار میں جس طرح نمبرز گیم کے ساتھ کھلواڑ کیا گیا۔ یہ بجٹ اس کے برعکس حقائق پر مبنی اور جو کچھ available resources ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے بنایا گیا، انتہائی credible بات ہے اور اس حکومت کے credit میں جاتی ہے کہ اس حکومت نے human development پر پیسا رکھا۔ پچھلے دور حکومت کی طرح انہوں نے میگا پراجیکٹس میٹرو اور اورنج لائن ٹرین جیسے منصوبوں پر پیسا ضائع کرنے کی بجائے انسانوں کا سوچا کیونکہ یہ وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کے وژن کے عین مطابق ہے۔

جناب سپیکر! ایک شوشہ اڑا ہوا ہے کیونکہ افواہ سازی کی جو فیکٹری ہے وہ آپ کو بھی پتا ہے اور اس پورے ایوان کو پتا ہے بلکہ پاکستان کی عوام جانتی ہے کہ وہ کون لوگ ہیں جو افواہیں اڑاتے ہیں، شوشے چھوڑتے ہیں کیونکہ ایک ہوتی ہے misinformation اور ایک ہوتی ہے disinformation ان میں difference یہ ہے کہ جہاں unintentional false information دی جائے وہ misinformation ہے اور جہاں جان بوجھ کر deliberately دی جائے وہ disinformation ہے تو یہاں پر پریس پر quote ہوا۔ (شور وغل)

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بات کریں۔

نوابزادہ وسیم خان بادوزئی: جناب سپیکر! چیف منسٹر آفس کے اخراجات کے سلسلے میں میں عرض کروں گا کہ 2017-18 کے بجٹ میں جو original allocations تھی وہ 491.9 ملین تھی جب سال کے اختتام پر دیکھا گیا کہ چیف منسٹر آفس کی allocation تو 491 یا 492 ملین کے لگ بھگ ہے اور جو actual expenditure ہوا وہ 802.3 ملین تھا۔ اس بجٹ میں 2018-19 کے لئے چیف منسٹر آفس کے اخراجات کے لئے فنڈ allocate کیا گیا تو اس پر اپوزیشن کی طرف سے اعتراض اٹھایا گیا کہ چیف منسٹر آفس کے اخراجات بڑھا دیئے گئے ہیں۔ دراصل یہ عوام کو گمراہ کرنے کی سازش تھی۔ ان کو اس لئے گمراہ کیا جا رہا تھا کہ ان کے اللے تللے اخراجات جو چیف منسٹر آفس کے لئے کرتے رہے وہ اخراجات 491 ملین کی allocation سے بڑھ کر 802.3 ملین روپے تک پہنچ گئے۔

جناب سپیکر! اب اس حکومت کا کارنامہ یہ ہے اور اس وزیر خزانہ نے جو بجٹ پیش کیا اس کی خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے پچھلے سال کے اخراجات کے مقابلے میں 25 فیصد کمی کی ہے اور اب حکومت نے ان اخراجات کے لئے 601.3 ملین روپے رکھا ہے۔ یہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، please wind up کریں۔

نوابزادہ وسیم خان بادوزئی: جناب سپیکر! میں wind up کر رہا ہوں اور میڈیا میں جو یہ disinformation ہوئی یہ اسی وجہ سے ہوئی۔

جناب سپیکر! دوسری گزارش میں کرنا چاہوں گا کہ یہاں ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے حوالے سے یہ بھی شور و غل تھا کہ بہت زیادہ ٹیکس لگا دیا گیا ہے یعنی ٹیکس بڑھا دیا ہے تو صرف میں اتنا عرض کروں گا کہ سالانہ ٹوکن ٹیکس میں رتی برابر اضافہ نہیں ہوا اور کوئی change نہیں آئی۔ لائف ٹائم ٹوکن ٹیکس میں موٹر سائیکل اور سکوٹرز کا 1200 روپے لائف ٹیکس تھا اور صرف 300 روپے بڑھا کر اس کو 1500 کیا گیا۔ موٹر کار جو 1000 سی سی تک تھیں ان پر 10000 سے 15000 کیا گیا ہے میں یہ لائف ٹوکن ٹیکس کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! سب سے اہم بات یہ ہے کہ جتنی بھی imported vehicles ہیں ان میں جو 1300CC سے اوپر ہیں ان پر لگژری ٹیکس لاگو ہوتا ہے۔ 1300 CC سے 1500 CC تک لگژری ٹیکس 70,000/ روپے تھا اب اسے کم کر کے -/15,000 روپے کیا گیا ہے لیکن یہ کسی کو نظر نہیں آیا اور کسی نے بھی بات نہیں کی۔ اس کے ساتھ ساتھ 1500 CC سے 2000CC گاڑیوں پر ڈیڑھ لاکھ روپے تھا جسے کم کر کے -/25,000 روپے کر دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

نوابزادہ وسیم خان بادوزئی: جناب سپیکر! جو گاڑیاں 2500CC سے اوپر ہیں ان پر وہی ٹیکس برقرار ہے اور اسے تبدیل نہیں کیا گیا بلکہ اسے دو لاکھ روپے سے ایک لاکھ روپے کر دیا گیا ہے۔ یہ facts ہیں جن کی correction ضروری تھی اور corrective measures لئے گئے ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترمہ راشدہ خانم!

محترمہ راشدہ خانم: السلام علیکم! میں آپ سب کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ خواتین و حضرات نہیں بلکہ حضرات و خواتین! میں بہت ہی hot issue پر بولنا چاہ رہی ہوں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جو بجٹ پیش کیا گیا ہے ہم سب کو یہ ٹریننگ ہونی چاہئے کہ جو بھی اٹھ کر کہتا ہے کہ مہنگائی بہت ہو گئی، مہنگائی بہت ہو گئی۔ کہاں مہنگائی ہوئی ہے؟ اگر تھوڑا بہت فرق ہوا بھی ہے تو کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے۔ یہ لوگ کیا چیز چھوڑ کر گئے ہیں؟ اس وقت اس تنگی اور تکلیف میں یہ بجٹ پیش کرنا بہت بڑی بات ہے اور اس میں ہر چیز کا خیال رکھا گیا ہے خصوصی

طور پر تعلیم کا خیال رکھا گیا ہے۔جناب عمران خان کی سب سے بڑی خواہش تعلیم، صحت اور غریب لوگوں کو گھر دینے کی ہے اور یہ سب سے بڑے hot issues ہیں جن پر انہوں نے عمل کرنے کی کوشش کی ہے اور انشاء اللہ عمل کریں گے اور یہ ہم سب کا فرض ہے۔کوئی بھی ایک آدمی حکومت نہیں کر سکتا جب تک اس کے ساتھ آپ جیسے لوگ نہ ہوں۔

جناب سپیکر! میں چیف جسٹس آف پاکستان جناب ثاقب نثار، چیف آف آرمی سٹاف جنرل باجوہ، جناب عمران خان اور اللہ تعالیٰ کے جتنے بھی پسندیدہ لوگ ہیں میں ان سب کو مبارکباد دیتی ہوں کہ وہ سب ان کے ساتھ ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف اس issue پر بات کرنا چاہ رہی ہوں کہ ہر جگہ پیسے خرچ کرنے کی بات ہوتی ہے۔یہ ہم سب کا پاکستان ہے اس لئے ہم سب کا فرض ہے کہ آج ہمیں پاکستان کے لئے کھڑا ہونا ہے، نوجوان نسل نے کھڑا ہونا ہے اور اس پاکستان کو بچانا ہے۔آپ ہر فروٹ کی دکان پر قیمتوں کی لسٹ دیکھتے ہیں آپ ہر جنرل سٹور پر بھی یہ لسٹ دیکھتے ہیں۔میرے جیسے لوگ وہاں جاتے ہیں وہ لسٹ پڑھتے ہیں اور قیمتوں کا پتا کرتے ہیں تو قیمتوں میں آدھا فرق ہے۔یہ فرق کیوں ہے، ہمارے فوڈ اتھارٹی والے کدھر ہیں؟ ہم لوگ کیوں نہیں پوچھتے، ہم کیوں خریدتے ہیں؟ ہم گاڑیوں میں جاتے ہیں۔میں نے خود سیب کی قیمت پتا کی تو 80 روپے کلو تھی لیکن جب میں ماڈل ٹاؤن اپنے بلاک میں آئی تو وہی سیب -/200 فی کلو تھا اور گاڑیوں والے آکر لے جا رہے تھے۔ہم یہ مہنگائی خود لے کر آئے ہیں اور لوگ وہاں پر کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ لو جناب عمران خان نے آندیاں ہی مہنگائی کر دتی۔

جناب سپیکر! میں نے کہا کہ عمران خان نے مہنگائی نہیں کی بلکہ ہم پوچھ نہیں رہے، ہم اپنے فوڈ انسپکٹر سے نہیں پوچھ رہے جو لسٹوں پر روزانہ لاکھوں روپے خرچ ہو رہا ہے یہ جا کر پتا کیوں نہیں کرتے یہ ان پر عملدرآمد کیوں نہیں کراتے؟ اگر یہ عملدرآمد کرائیں تو مہنگائی پچاس فیصد کم ہو جائے کیونکہ ہم سب زیادہ تر سبزیاں، پھل، دالیں، آٹا، گوشت اور ہر چیز استعمال کرتے ہیں لہٰذا میری تمام سے درخواست ہے کہ یہ جا کر پوچھیں۔

جناب سپیکر! میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گی چونکہ سب نے بولنا ہے۔دوسرا سب سے بڑا hot issue ہے اور میں نے خود جا کر فقیرنیوں کو پکڑایا ہے۔اگر میں پکڑوا سکتی ہوں تو کیا آپ لوگ نہیں پکڑوا سکتے اور کیا اس میں پیسا خرچ ہوتا ہے؟ میں تھانوں میں گئی ہوں وہ فقیرنیاں چھ چھ ماہ کے بچوں کو لے کر نشہ دلا کر -/800 روپے per head بچہ لے کر آتی ہیں۔مجھے بتائیں کہ اس

بچے کی عمر کیا ہو گی؟ وہ تو چار پانچ سال کی عمر میں مر جائے گا۔ ہمارے پولیس والے کدھر ہیں؟ جب میں پکڑوا سکتی ہوں تو آپ نہیں پکڑوا سکتے؟ ہر چوراہے پر نوجوان خواتین بچے لے کر کھڑی ہوتی ہیں۔ کبھی یہ بھی کسی نے پتا کیا ہے کہ وہ خواتین شام کو کہاں جاتی ہیں؟ ہمیں یہ پتا کرنا چاہئے۔ ہم ایک دوسرے کو خراب کر رہے ہیں۔ ہماری جو نسل سکولوں میں جانے والی ہے جنہیں وہاں جانا چاہئے وہ آج مانگ رہے ہیں اور چھ چھ بچے ساتھ لئے ہوتے ہیں جو کہ سب کرائے کے بچے ہوتے ہیں اس حوالے سے اصل جڑ کا پتا کرنا چاہئے۔ میں نے تو بیس پچیس عورتیں پکڑوا دیں لیکن جو ہزاروں میں آتی ہیں انہیں کون پکڑے گا۔ پتا یہ کرنا چاہئے کہ جو وہ نشہ استعمال کرتی ہیں وہ کہاں سے آتا ہے۔ چونکہ سر عام نشہ پیا جاتا ہے۔ یہ سارے ذمہ دار کدھر ہیں؟

جناب سپیکر! میں سکولوں میں گئی ہوں، میں جیلوں میں گئی ہوں، میں پاگل خانوں میں بھی گئی ہوں اور میں نے خود وہاں پر واش روم بنوائے ہیں اور جہاں خواتین کی بنیادی ضرورت تھی وہ پوری کی۔ کل ہم سے کوئی یہ نہ کہے کہ آپ ایم پی اے بنے تو آپ نے ہمارے لئے کیا کیا اس لئے میری یہی درخواست ہے کہ سب لوگ باہر نکلیں اپنے پاکستان کو بچائیں۔ بجلی چوری کے لئے جو کنڈے لگاتے ہیں انہیں پکڑوائیں۔ ابھی میں جہاں نماز پڑھ کر آئی ہوں وہاں 16 لائٹیں جل رہی تھیں پنکھے بھی چل رہے تھے لیکن وہاں پر کوئی بندہ نہیں تھا۔ اگر ہم ایک ایک یونٹ بھی بچائیں گے تو بہتری آئے گی۔ اس میں حکومت کا کیا قصور ہے؟ اس میں ہمارا قصور ہے ہماری لاپروائیاں ہیں، ہم اپنے گھروں کی فالتو لائٹیں بند کریں لیکن یہ سوچ کر نہیں کہ ہمیں بل زیادہ آتا ہے بلکہ یہ سوچ کر بند کریں کہ ہم نے بجلی بچانی ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب شہباز احمد! آپ اپنی سیٹ پر جائیں گے تو مائیک on ہو گا۔

جناب شہباز احمد (پی پی۔130): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ ہمارے معزز وزیر خزانہ نے بہت اچھا بجٹ پیش کیا۔ میں اپنی تحصیل احمد پور سیال ضلع جھنگ کے حوالے سے کچھ گزارشات پیش کروں گا کہ یہ جھنگ سے 110 کلو میٹر آگے مظفر گڑھ کے قریب واقع ہے اس تحصیل میں تین دریائے جہلم، چناب اور راوی اکٹھے ہوتے ہیں۔ ہماری اس تحصیل میں کوئی سرکاری بند موجود نہیں ہے۔ جب 2014 میں سیلاب آیا تو ہماری تحصیل کے گھروں میں 9/9 فٹ پانی چلتا رہا لوگ اپنی جانیں بچانے کے لئے دور shift ہوئے اور پھر پندرہ دن بعد گھروں میں واپس آئے لہٰذا میری استدعا ہے کہ ہماری

تحصیل احمد پور سیال میں بند کے لئے فنڈز رکھے جائیں۔ ہماری تحصیل میں لڑکیوں کا صرف ایک ڈگری کالج ہے لیکن اس میں عملہ ہے، واش رومز ہیں، نہ ٹیچرز ہیں اور نہ ہی پرنسپل ہے۔ اس کالج کو چلتے ہوئے تین ماہ ہو گئے ہیں بچیاں بھی پڑھنے کے لئے آ رہی ہیں۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! ایوان میں کورم نہیں ہے۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! میری تقریر کے بعد کورم دیکھنا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پوائنٹ آؤٹ کیا گیا ہے اس لئے گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

معزز ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جناب شہباز احمد! آپ اپنی بات مکمل کریں۔

سالانہ بجٹ برائے سال 2018-19 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! ہماری تحصیل احمد پور سیال میں ایک گرلز ڈگری کالج ہے جس میں روزانہ 200 بچیاں پڑھنے کے لئے آتی ہیں لیکن وہاں پر کوئی پروفیسر، پرنسپل اور سکیورٹی گارڈ نہیں ہے۔ اس علاقے کی وہ بچیاں کہ جنہوں نے ایم ایس سی کیا ہوا ہے وہی ان کو پڑھا رہی ہیں۔ ان بچیوں کی تعلیم کا جو نقصان ہو رہا ہے اس کا کون ذمہ دار ہے؟ سابقہ حکومت نے کالج بنا دیا، بچیوں کے داخلے ہو گئے لیکن ابھی تک اس کالج میں عملہ تعینات نہیں کیا گیا تو میری گزارش ہے کہ تحصیل احمد پور سیال کے خواتین ڈگری کالج میں عملہ پورا کیا جائے۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ میں دوسرا بڑا مسئلہ صحت کا ہے۔ ٹی ایچ کیو ہسپتال احمد پور سیال میں چار گائناکالوجسٹ کی اسامیاں ہیں لیکن وہاں پر ایک بھی تعینات نہیں، اس ہسپتال میں

سات ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی ہیں اور اسی طرح وہاں پر تین چائلڈ سپیشلسٹ کی اسامیاں بھی خالی ہیں۔ٹی ایچ کیو احمد پور سیال میں تقریباً70 فیصد عملہ تعینات نہیں ہے لہذا میں گزارش کروں گا کہ اس ہسپتال میں عملہ پورا کیا جائے۔

جناب سپیکر!ہماری تحصیل احمد پور سیال ضلع جھنگ سے تقریباً110 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔اس کے ایک طرف کافی فاصلے پر لینڈ ریکارڈ کا دفتر بنا ہوا ہے جس سے لوگوں کو کافی دقت ہوتی ہے۔

جناب سپیکر!میری گزارش ہے کہ لوگوں کی آسانی کے لئے اس کے سنٹر میں بھی لینڈ ریکارڈ کے دو دفاتر بنائے جائیں۔یہ پنجاب کی واحد تحصیل ہے کہ جہاں پر ابھی تک 1122 کی سروس مہیا نہیں کی گئی۔میری گزارش ہے کہ اس تحصیل کے لئے 1122 کی سروس مہیا کی جائے اور اس تحصیل کے لئے فائر بریگیڈ کی سروس اور 1122 کی نئی گاڑیاں مہیا کی جائیں۔

جناب سپیکر!ہمارے علاقے میں نہری نظام بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔محکمہ انہار سویا ہوا ہے۔ہر آدمی نہروں کو کٹ لگا کر پانی چوری کر رہا ہے۔بڑے زمیندار ایک ایک کروڑ روپے کا پانی چوری کر رہے ہیں لیکن ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔میری گزارش ہے کہ پانی کی چوری کو روکا جائے۔تحصیل احمد پور سیال کا سب سے ضروری اور اہم مسئلہ یہ ہے کہ دریا جہلم، دریا چناب اور دریا راوی کا سنگم سمندوآنہ کے مقام پر ہوتا ہے جس کی وجہ سے پانی کی روانی میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔جب پانی کا flow اُوپر جاتا ہے تو سیلاب آ جاتا ہے اور لوگوں کے گھروں میں دس دس فٹ پانی داخل ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر!میری گزارش ہے کہ تحصیل احمد پور سیال میں سیلاب سے بچاؤ کے لئے ایک بند بنایا جائے۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مہربانی۔اب محترمہ خدیجہ عمر بات کریں گی۔

محترمہ خدیجہ عمر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔جناب سپیکر!بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔اس ملک اور صوبہ پنجاب میں معیشت تباہ حال ہے اور ملک کو economic crisis درپیش ہیں۔ان سب مسائل کے باوجود ایک اچھا بجٹ پیش کرنے پر میں معزز وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔یہاں بات کرتے ہوئے معزز ممبران تجاویز دے رہے ہیں اور مختلف حوالوں سے بات کر

رہے ہیں جبکہ میں تھوڑا سا comparison پیش کروں گی اور اپنے تمام معزز ممبران سے ایک درخواست بھی کروں گی۔ ہم سب کا فرض بنتا ہے کہ اس وقت جو حالات اور situation ہے اس کی وجہ سے ہمارا حکومت کے ساتھ supportive روّیہ ہونا چاہئے کیونکہ حزب اختلاف تو اس طرح کی باتیں کرتی رہے گی انہوں نے پہلے بھی صوبہ پنجاب کے لئے کچھ نہیں کیا اور آئندہ بھی ہم اُن سے کوئی توقع نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر 2008 کا ذکر کروں گی جب 2008 میں سابقہ حکمرانوں نے حکومت سنبھالی تو اُس وقت کے وزیر خزانہ کی طرف سے یہ جملہ بولا گیا تھا کہ ہم نے اس صوبے کو آنے والی نسلوں کے لئے قرضوں کے بوجھ تلے نہیں دھکیلنا تو حزب اختلاف آج یہاں پر موجود نہیں ہے لیکن میں یہ سوال کرتی ہوں کہ انہوں نے اس صوبے کے ساتھ کیا کیا ہے؟ پچھلے 10 سال حکومت اُن کے پاس رہی اور اس صوبے کی معیشت کا حال سب جانتے ہیں۔ 2007 میں جب جناب پرویز الٰہی کی حکومت کی آئینی مدت پوری ہوئی تو صوبہ پنجاب کا خزانہ 100۔ارب روپے surplus تھا اور نہ صرف 100۔ارب روپیہ surplus تھا بلکہ تمام ongoing projects کے فنڈز اکاؤنٹس میں موجود تھے تو good governance کی وہ ایک مثال تھی۔ اُس کے بعد good governance کی جو باتیں ہوتی رہیں اُس کی مثال یہ ہے کہ جب یہ حکمران حکومت چھوڑ کر گئے ہیں تو 682۔ارب روپے کا قرضہ اور اس کے علاوہ اگر باقی محکموں کے منصوبوں کو اس میں add کیا جائے تو اس کا تخمینہ ایک ہزار ارب روپے سے زیادہ ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! 2008 میں اُس وقت کی حکومت نے ایک Truth Commission قائم کیا تھا اور وہ کمیشن اس وجہ سے قائم کیا گیا تھا کہ جناب پرویز الٰہی کے پانچ سالہ دورِ حکومت کا آڈٹ کرایا جائے۔ وہ کمیشن ایک سال کوشش کرنے کے باوجود جناب پرویز الٰہی حکومت کی ایک بے ضابطگی بھی ثابت نہیں کر سکا۔ میں آپ کے توسط سے ایک گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ آج بھی ایک Truth Commission قائم کیا جائے جو سابقہ حکومت کی کرپشن اور بے ضابطگیوں کو بے نقاب کر کے انہیں white paper کی صورت میں شائع کرے تاکہ عوام کو بتایا جائے کہ پچھلے 10 سالوں میں اس صوبے کا کیا حال کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ریسکیو۔1122 کا دائرہ کار یونین کونسل اور تحصیل کی سطح تک بڑھایا جائے۔ وزیر آباد کارڈیک ہسپتال منصوبہ جلد از جلد مکمل کیا جائے۔ جناب پرویز الٰہی اور جناب محمد بشارت راجا نے بھی آج اس ہسپتال کا ذکر کیا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اگلے

منصوبے شروع کرنے سے پہلے پرانے منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے کیونکہ اُن کی لاگت بے تحاشا بڑھ گئی ہے۔ یہ منصوبے لیٹ ہونے کی وجہ سے صوبہ پنجاب کے خزانہ کا بہت زیادہ نقصان ہو چکا ہے لیکن ان منصوبوں کو مکمل کیا جائے کیونکہ یہ منصوبے عوام کی فلاح و بہبود کے ہیں۔ میں اس موقع پر پنجاب کابینہ کے ممبران کہوں گی کہ اس صوبے کے وسائل کو حقیقی معنوں میں عوام تک پہنچانا امانت بھی ہے اور دیانت بھی ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترمہ فرح آغا!

محترمہ فرح آغا: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اتنے بُرے حالات میں اتنا اچھا بجٹ پیش کرنے پر آپ سب کو مبارکباد دیتی ہوں۔ میں عورتوں سے متعلقہ چند باتیں اور کچھ ضروری مقاصد discuss کروں گی۔

جناب سپیکر! اس بجٹ میں آپ عورتوں کے لئے micro finance شامل کر دیں کہ جو خواتین گھر سے باہر نکل کر نوکریاں نہیں کر سکتیں ہم انہیں focus کریں۔ میں نے راولپنڈی میں بہت سروے کیا ہے تو بہت ساری خواتین اپنے ہی گھروں میں already اس قسم کے چھوٹے چھوٹے کام کر رہی ہیں اور یہ کام اُنہیں گھروں میں مل جاتے ہیں۔ اگر ہم ایسی خواتین کو micro finance کریں جس کی واپسی کا طریق کار بھی بہت سادہ ہے تو ان خواتین کو اپنے ہی گھروں میں باعزت روزگار مل سکتا ہے اور اس طرح سے اس مہنگائی پر کسی حد تک قابو پایا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میری دوسری التجا یہ ہے کہ جو disabled and specially blind لوگ ہیں اُن کے لئے ہاؤسنگ منصوبے میں کوٹا رکھا جائے اور انہیں نوکریاں بھی دی جائیں کیونکہ اُنہیں ہماری مدد کی بہت ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر مہنگائی کے حوالے سے بھی یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ ساری منڈیاں district level پر ہیں اگر حکومت ان منڈیوں کو Tehsil level پر بھی لے آتی ہے تو میرے خیال میں آڑھت مافیا ختم ہو جائے گا اور کاشتکار اپنی جنس اور سبزیاں وغیرہ لا کر اپنی قریبی جگہ پر خود بیچے گا تو اس سے مہنگائی کم ہوگی۔

جناب سپیکر! میں نے ایک talk show میں وزیر خزانہ پاکستان جناب اسد عمر کو بھی سنا تھا تو حکومت منڈیاں تحصیل کی سطح پر لے آئے تو اس سے مہنگائی میں بہت فرق پڑے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ محترمہ شازیہ عابد!

محترمہ شازیہ عابد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اتنے دنوں سے اس ہاؤس میں موجود ہوں اور میں یہ سارا کچھ سُن رہی ہوں اور دیکھ بھی رہی ہوں۔ میں Treasury Benches پر بیٹھے ہوئے معزز ممبران سے بہت احترام کے ساتھ درخواست کروں گی کہ بار بار ایک چیز quote کی جا رہی ہے، بار بار کہا جا رہا ہے کہ کلچر خراب کیا گیا تو میں بہت معذرت سے ایک بات کہوں گی کہ کلچر پہلی دفعہ خراب نہیں ہوا، کلچر اُس وقت خراب کیا گیا جب اعلیٰ ترین ایوان کو گالی دی گئی، کلچر اُس وقت خراب ہوا جب آئین کو پھاڑ کر اُڑایا گیا، کلچر اُس وقت خراب ہوا جب پی ٹی وی پر حملہ کیا گیا، کلچر اُس وقت خراب ہوا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پلیز بجٹ پر بحث کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ کلچر چاہے اِدھر سے خراب کیا جائے، چاہے اُدھر سے خراب کیا جائے یہ دونوں طرف سے قابل مذمت ہے۔

جناب سپیکر! بجٹ پر appreciation کی باتیں کرتے ہوئے آدھا آدھا دن گزر جاتا ہے اور بجٹ کی بحث پر بہت کم ٹائم صرف کیا گیا بہرحال ہم نے ایک بہت افسوسناک حادثے پر یہاں پر پہلے فاتحہ خوانی کی جس میں تقریباً 30 سے زیادہ لوگ فوت ہوئے اور 50 سے زیادہ لوگ زخمی ہوئے۔ میں سب سے پہلے تو اُن خاندانوں سے اظہار ہمدردی اور تعزیت کرتی ہوں لیکن یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے۔ ہمارے انڈس ہائی وے پر آئے روز اس طرح کے حادثات ہوتے رہتے ہیں۔ میں انڈس ہائی وے کے حوالے سے بہت افسوس کے ساتھ اس ایوان کو کہوں گی کہ جو روڈ بن رہی تھی اس کے فنڈز بھی اٹھا لئے گئے لہٰذا اس ایوان کے سامنے میں یہ مطالبہ رکھتی ہوں کہ ایمرجنسی بنیادوں پر اس روڈ کے لئے فنڈز کا اجراء کیا جائے کیونکہ سینکڑوں لوگ اس روڈ پر مرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا تعلق پسماندہ ترین ضلع راجن پور سے ہے۔ میں افسوس کے ساتھ یہ کہوں گی کہ محکمہ شماریات نے جس ضلع کو پنجاب کا پسماندہ ترین ضلع declare کیا وہ راجن پور ہے حالانکہ وہاں سے جو بھی معزز ممبران اسمبلی آتے ہیں وہ ہمیشہ حکومت کے ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں۔ کسی بھی پارٹی کی حکومت ہو وہ حکومت کے ساتھ ہی ہوتے ہیں اور حکومتی بنچوں پر ہی بیٹھتے ہیں مگر اس کے باوجود میرا ضلع وہ بدقسمت ترین ضلع ہے کہ وہ پسماندہ ترین ہے۔ میں ایک بات اس معزز ایوان کے سامنے کہوں گی کہ دھرتی ماں جیسی ہوتی ہے اور ماں اس بچے کو ایک لقمہ زیادہ دیتی ہے جو کمزور ہوتا ہے مگر ہماری بدقسمتی ہے کہ وہاں سے اربوں روپے کا ریونیو اکٹھا ہوتا ہے اور

ہمیشہ اپر پنجاب پر خرچ ہوتا ہے۔آج بھی جو بجٹ آیا ہے میں انتہائی افسوس سے کہوں گی کہ اس میں کوئی خاص منصوبہ نہیں ہے جو میرے ضلع کے لئے دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!wind up کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! کوئی منصوبہ نہیں دیا گیا۔ میں اگر اپنے شہر جام پور کو دیکھوں تو بجٹ میں رکھا گیا ہے کہ وہاں کے ہسپتال میں صرف beds بڑھائے جائیں گے۔ وہ ایسی جگہ ہے کہ اگر وہاں کوئی حادثہ ہوتا ہے یا کوئی بیمار ہو جاتا ہے تو ہمیں کم از کم ملتان کے ہسپتال میں جانا پڑتا ہے، بہت سی قیمتی جانیں راستے میں ضائع ہو جاتی ہیں اور لوگ وفات پا جاتے ہیں۔ ہمارے پاس پینے کا پانی نہیں ہے۔آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ہمارا علاقہ دریائی علاقہ ہے وہاں پہاڑ لگتا ہے اور لوگوں کو پینے کا پانی بھی میسر نہیں ہے۔وہاں کی جاری سکیموں کے لئے کوئی بجٹ نہیں رکھا گیا اور کوئی نئی سکیمیں نہیں دی گئیں۔ یہ بات تو وہی ہے کہ اگر کل (ن) لیگ ہمارا ریونیو کھا رہی تھی تو آج آپ کی حکومت ہمارا ریونیو کھانے کے لئے جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! براہ مہربانی ہمارے ضلع کو اضافی بجٹ دیں۔ ہماری main road کو killer road کہا جاتا ہے جام پور شہر کی main road بہت تنگ ہے وہاں سے گزرتے ہوئے لوگ حادثات کا شکار ہو کر جاں بحق ہو جاتے ہیں۔ وہاں حادثات کی شرح بہت زیادہ ہے۔

جناب سپیکر! براہ مہربانی اس road کے لئے بھی ہمیں اضافی فنڈز دیئے جائیں اور اسے فوری بنایا جائے۔اس کے علاوہ وہاں سیوریج کا سسٹم نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ

The House is adjourned till 24th October 2018 at 11:00PM.